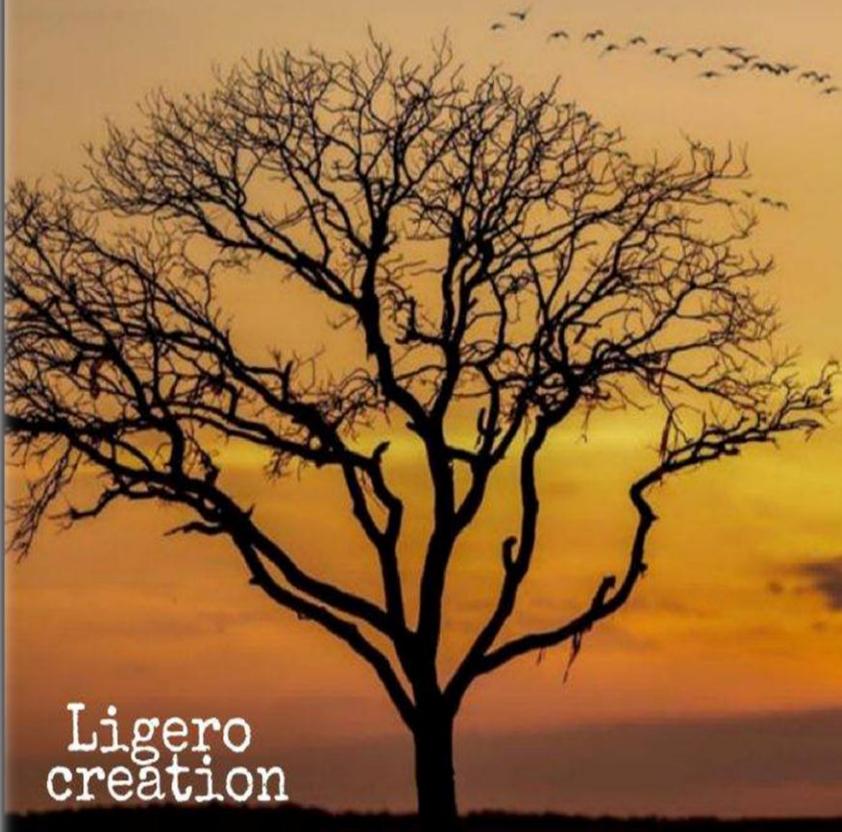


Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri



www.Kitabnagri.com



Ligero
creation



تیرے میرے درمیاں

انا الیاس

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنانا اول، ناول، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

 Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

تیرے میرے درمیاں

نالہ

انا الیاس



یا اللہ کہاں چھپوں اگر وہ ہاں بھی پہنچ گئے تو۔۔۔" اور اس سے آگے وہ سوچ نہیں سکی۔ وہ تو کتوں کی طرح اسکی بوسونگھتے پھر رہے تھے اگر ہالہ انکے ہاتھ لگ جاتی تو انہوں نے واقعی اسے چیل کنوں کے آگے ڈال دینا تھا۔

ہال روڑ کا بہت مصروف علاقہ تھا۔ ہالہ نے پاس کھڑی سفید آٹو کو حسرت سے دیکھا کہ اگلے لمحے ہی وہ چونک گئی۔ اسے اسکے لاکس کھلے نظر آئئے۔ کیا قسمت ایسے بھی مہربان ہو سکتی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھتے جلدی سے دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹوں کے نیچ خود کو چھپا کر اپنا کالا دوپٹہ ایسے اوڑھا کر کار کے کار پیس کا ہی گمان ہوتا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اے اللہ میں آپکا نام لے کر سب چھوڑ آئی ہوں۔ آپ نے اس کار کالاک کھلا رکھ کر میرا اس بات پر ایمان "پختہ کر دیا ہے کہ بے شک آپ سے بڑھ کر کوئی آپکے بندے کی حفاظت نہیں کر سکتا تو اے اللہ مجھے محفوظ ہاتھوں میں پہنچا دینا۔" ہالہ نے آنکھیں بند کر کے بڑی شدت سے اللہ کو مخاطب کیا تھا۔

ضامن کچھ خدا کا خوف کھایا ر! کسی دن تیری اس بھلکڑ نجیر کی وجہ سے تجھے اپنی گاڑی سے ہاتھ دھونے پڑا۔" جائیں گے بیٹا" اسفند نے سفید آٹو کی فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولتے ہوئے ضامن کو لتاڑا۔ "پتہ نہیں یار مجھے کیسے بھول گیا۔" ضامن نے حیرت سے یاد کرنے کی کوشش کی کہ وہ کار کالوک لگانا کیوں بھول گیا تھا۔

ضامن اور اسفند ہال روڈ اپنا لیپ ٹاپ ٹھیک کروانے آئے تھے۔ آدھے گھنٹے کا کام تھا۔ جیسے ہی وہ واپس آئے تو گاڑی کالاک کھلا دیکھ کر اسفند کا میسٹر گھوم گیا۔

دل کرتا ہے پورا باداموں کا گودام تیرے نام کر دوں۔ تجھے سیکرٹ سرو سز نے آخر کیسے لے لیا ہے۔ میں آج" تک اس بات پر حیران ہوں۔ اللہ ہی پوچھے تجھے "اسفند کے طعنے وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال رہا تھا۔ اپنی جان لیوا

مسکراہٹ سے مسکراتے ہوئے اس نے ایک ابر و اٹھا کر اسے دیکھا اور بے اختیار قہقہہ بلند کیا۔ "ہاہا! یہ بیویوں والے طعنے دینے سے ذرا پر ہیز کیا کرو" ضامن نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے گھم سیر آواز میں کہا۔ چھفت سے نکلتا قد، مضبوط چوڑے شانے، گھنے سیاہ بال، گھری پر سوچ آنکھیں، کھڑی ناک اور گندمی چمکدار

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

رنگت جس کو پیور ایشین بیوٹی کہا جاتا ہے، کلین شیو، جہاں سے گزرتا تھا لڑکیوں کے دل دھڑکا جاتا تھا۔ بقول اسفند کے ہم اتنی توپ چیز ہیں نہیں جتنا سیکرٹ سرو سرز نے ہمیں بنادیا ہے۔

ضامن اور اسفند چانلڈ ہڈبڈیز تھے۔ شروع سے آرمی جوان کرنے کی خواہش تھی دونوں کی۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی اور دونوں نے آرمی کو جوان کرنے کے ساتھ سیکرٹ سرو سرز کو بھی جوان کیا جس سے بہت کم لوگ واقف تھے۔ ویسے تو دونوں کی فیملیز اسلام آباد میں رہتی تھیں۔ لیکن انکی پوسٹنگ مختلف جگہ ہوتی تھی۔ آج کل لاہور میں بڑھتی ہوئی دہشتگردی کے باعث یہ دونوں جو ہر طاون میں رینٹ پرفلیٹ لے کر رہے تھے۔

ہالہ دم سادھے پچھلی سیٹوں کے درمیان لیٹی دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔ سیکرٹ سرو سرز کے نام پر چونکی اور سوچا کہ اللہ نے صحیح ہاتھوں میں پہنچایا ہے۔ یہ یقیناً میری مدد کریں گے۔

جیسے ہی گاڑی فیٹس کی بلڈنگ کی کمپاؤنڈ میں انظر ہوئی ہالہ آہستہ سے اٹھنے لگی۔ مگر پھر بھی پیچھے والی سیٹس میں ارتعاش محسوس کر کے وہ دونوں چونکے اور ہاتھ پینٹس میں موجود موڑ پر گئے۔

جیسے ہی ہالہ کا سرا بھر اتاب تک ضامن گاڑی پارک کر چکا تھا۔ اسکے اٹھتے ہی دونوں نے برق رفتاری سے پیچھے مڑتے ہنڈڑاپ کہا۔ ہالہ اپنے اتنے قریب دو گز زدیکھ کر بے اختیار چیختے لگی۔

ایک کے بعد جب دوسری چیخ بھی ماری تو ضامن نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اسکے منہ پر جمایا مگر موذر والا ہاتھ بدستور وہیں تھا۔ اپنے اتنے قریب موذر دیکھ کر ہالہ کی آنکھیں دھشت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اگر ایک آواز بھی اور نکلی تو یہیں پر بھون کر رکھ دوں گا۔ "انہائی سخت لبجے میں کہتے ضامن نے اسے دھمکی" دی۔ صبح سے وہ جس ذہنی اور جسمانی مشقت برداشت کر چکی تھی اب اس دھشت انگیز منظر کو دیکھنے کی اس میں ہمت جواب دے گئی تھی۔

وہیں پر وہ ڈھگی۔ "وات دا، سیل۔۔۔ اٹھوڑا مے مت کرو اور واٹز تم مجھے جانتی نہیں۔" ضامن نے غصے سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

اسفند نے بھی پیچھے ہوتے اسکی ڈھلکی کلائی پکڑ کر جو نہی نبض چیک کی تو وہ واقعی میں بہت مدھم چل رہی تھی۔
چھوڑ دے میرے بھائی وہ واقعی بے ہوش ہو گئی ہے۔" اسفند نے اسکے بے ہوش ہونے کی تصدیق کرتے" ہوئے کہا۔

دونوں سیدھے ہو کر اپنی سیٹس پر بیٹھے۔

اب اس بلا کا کیا کریں۔" ضامن نے کسی قدر جھنجھلاہٹ سے کہا۔"
— بلا تو واقعی ہے" اسفند نے شرار特 سے ہالہ کو دیکھتے ہوئے کہا "www.kitabnagri.com"

میں نے ہزار مرتبہ کہا ہے کہ جب میرے ساتھ ہو تو اپنی لڑکیوں سے متعلق چیپ سوچ اپنے پاس رکھا کرو۔" ضامن نے غصے سے اسے ڈانتے ہوئے جھاڑ پلائی۔ اتنی ٹینیں سچویشن میں اسے اسفند کی یہ بات ایک آنکھ نہیں بھائی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اب کیا کریں اسکا اگر کوئی کمپاؤنڈ میں آگیا تو کیا ہو گا۔ "ضامن نے پریشانی سے سوچتے ہوئے کہا۔ فوج اور" انٹیلیجنس میں ہوتے ہوئے بے شمار ٹینس سچویشنز سے وہ دونوں گزرے تھے مگر یہاں بات ایک لڑکی کی تھی جس کے ساتھ اُنکی موجودگی ہر طرح سے مشکوک ہو سکتی تھی۔

اسکا ایک ہی حل ہے کہ اسکو اٹھا کر پچھلے خفیہ راستے سے اپنے فلیٹ میں چلیں۔ کیونکہ فرنٹ سے اسکو لے کر "جانا ہماری پوزیشن کو آکوڑ کر دے گا۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔ سر کو اگر پتہ چل گیا نہ تو یہاں زمین اور آسمان میں ہم کہیں سظر نہیں آئیں گے۔"

تم بیٹھ کر سر کی پریشان کاویٹ کرو میں جا رہا ہوں "ضامن کی بات پہ اسفند غصے سے گاڑی سے نکلنے لگا۔"

کیا ہو گیا ہے یار۔ اچھا چل میں اسے اٹھاتا ہوں تو پہلے نکل کر چیک کر پچھلہ راستہ کلیئر ہے تو میں اسے اٹھا کر آتا ہوں۔ مجھے مس بیل دے گا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ سب سیٹ ہے۔ "ضامن نے بالآخر اسکے آیڈیا کو قبولیت بخشتے ہوئے کہا۔

اسفند لیپ ٹاپ ہاتھ میں لیئے گاڑی سے نکل کر پچھلی سیڑھیوں کی طرف بڑھا جو کہ ایم جنسی کے لیے لوگوں کے لئے اپنے بچاؤ کا ایک راستہ تھا۔

تحوڑی دیر بعد اسفندر کی مسڈ کال آئی۔ جس کا مطلب تھا کہ انکے فلیٹ تک راستہ کلیئر ہے۔

ضامن نے پھرتی سے ہالہ کو کندھے پر ڈالا۔ گاڑی لاک کی اور پچھلے راستے کی جانب دبے قدموں سے بڑھنے لگا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

فلیٹ میں داخل ہو کر اسے ایک کمرے میں ہالہ کوبیدھ پر لٹایا۔ یہ دو کمروں کا فلی فرنشنڈ اور لگڑھی فلیٹ تھا۔ انظر ہوتے ہی ایک چھوٹا سا کاریڈور جس کے اینڈ پر دائیں جانب دو بیڈ روم سامنے بڑا سالاؤنج جس کے ساتھ امریکن سٹال اور پنکھن اور اسکے ساتھ سٹور اور لانڈری تھی۔ لاوچ میں بڑی سی گلاس وال تھی جس میں سے ایک دروازہ چھوٹے سے ٹیریس میں کھلتا تھا جہاں چیر زر کھ کر ساتھ میں مختلف پلانٹس سے ایک خوبصورت سائینٹنگ ایریابنا گیا تھا جہاں اکثر رات یا شام میں اسفند اور ضامن چائے پیتے تھے۔

سمیعہ کو کال کر کے ابھی اور اسی وقت آنے کا کہو۔ "ضامن ہالہ کوبیدھ پر لٹا کے باہر آتے ہی اسفند سے بولا۔" نسلی چینس میں آئی ٹیپارٹمنٹ سے منسلک تھی۔
سمیعہ نہ صرف اسفند کی منگیتھی بلکہ انہی کے ساتھا "اسکو بلانے کا مقصد۔ ویسے بھی شام ہو گی ہے۔"

رات تو نہیں ہوئی۔ اسکی چینگ میں یا تم تو کر نہیں سکتے سو سمیعہ ہی کرے گی۔ اور اسکو اپنا سسٹم لانے کا کہنا" کیونکہ اس لڑکی کے ہوش میں آتے ہوئے اسکا سارا اٹیٹا سمیعہ چیک کرے گی۔ پتہ نہیں کون ہے اور کس مقصد "کے تحت ہماری کار میں تھی۔

اوکے "ضامن کی بات سمجھتے ہوئے اسفند نے کال کر کے سمیعہ کو اپنے ہاں آنے کا کہا

"ہیلو گائز! "پندرہ منٹ بعد انکے فلیٹ کی بیل ہوئی۔ اسفند دیکھنے گیا۔ اسکے ساتھ سمیعہ لاوچ میں انظر ہوئی۔"

کیا ہوا ہے اتنی ایمیر جنسی میں مجھے کیوں بلا�ا" بلیک جیمز پر حسب سابق گرین اور بیلو چزری کا کرتا پہنے بليو" سٹالر گلے میں ڈالے اوپنچی سی پونی ٹیل اور نظر کے گلاسز لگائے پاؤں میں جو گرز پہنے وہ اپنے ٹائم بوائے جلیے لگتی تھی۔ تیکھے نقوش۔ نڈر اور کافنیڈنٹ۔ میں بھی بہت کیوٹ

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن نے سارا واقعہ سنا کر لڑکی کو چیک کرنے کا کہا۔

کیونکہ وہ خود لڑکیوں سے دو میل دور، ہی رہتا تھا۔

ساری بات سمیعہ نے خاموشی سے سنی۔

"یہ بتاؤ کہ اسے گاڑی سے یہاں تک اٹھا کر تم ہی لائے تھے یا اسفند۔"

اسفند اور ضامن کے مقابل صوف پر بیٹھی وہ مشکوک نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

تم دونوں کا کوئی حال نہیں۔ اب کیا لکھ کر دونوں کے میں نے ہی اسے اٹھایا تھا۔ تمہیں یہاں تفتیش کے لئے"

"نہیں بلا یا جو کام کہا ہے وہ کرو۔

ضامن نے اسے جھاڑ پلاتے کہا۔ ان سب کو پتا تھا کہ وہ کام کے وقت کسی قسم کی ادھر ادھر کی باتیں برداشت نہیں کرتا۔

سمیعہ اسکا خراب موڈ دیکھ کر جلدی سے اٹھی اور اس کمرے میں گئی جہاں ہالہ موجود تھی۔

ایک عجیب سی کشش تھی اس میں جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔ سمیعہ بھی اس بات کی معرفت ہوئی۔

اسکو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتی رہی آخر پانچ دس منٹ کے بعد اسے ہوش آگیا۔

سمیعہ کو اسکے پاس سے کوئی قابل قدر چیز نہیں ملی۔

آنکھیں کھولتے ہی جو چہرہ ہالہ کو نظر آیا وہ اسکے لئے بالکل انجان تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ک۔۔۔ ک۔۔۔ کون ہو تم "ہالہ ایک دم گھبرا کر اٹھی۔"

سمیعہ ایک دم پیچھے ہوئی

ہالہ نے گھبرا کر چاروں جانب دیکھا۔ "ڈیر یہ تو میں تم سے پوچھنے آئی ہوں کہ تم کون ہو" سمیعہ نے دیوار کے پاس پڑی رائینینگ ٹیبل کی کرسی پکڑ کے بیڈ کے قریب رکھتے ہوئے کہا۔

مم۔۔۔ میں کہاں ہوں "اس نے سمیعہ کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے ایک اور سوال کیا۔"

دیکھو لڑ کی ابھی تک تو تم زمین پر ہی ہو۔ لیکن وہ جو باہر ایک بوگی میں بیٹھا ہے نہ وہ تمہیں عالم بالا میں "پہنچانے میں ایک سینکڑ بھی نہیں لگائے گا۔

ک۔۔۔ ک۔۔۔ کون "ہالہ کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔"

پہلا خیال ہی آیا کہ وہ ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی ہے اسے بھول گیا تھا کہ اس نے کسی گاڑی میں پناہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سمیعہ کے کہنے پے اسکے دماغ میں بیہوش ہونے سے پہلے کے سب منظر سپارک ہوئے۔

اوہ میں کیسے بھول گئی کے اللہ نے مجھے چپانے کے لئے ایک راہ نکالی تھی "خود سے مخاطب ہوتے اس نے" سوچا۔

"شکر" بے اختیار مسکراتے اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز میں کہا۔

کیا مطلب "سمیعہ جو اسکی مسکراہٹ سے ابھی صحیح سے متاثر بھی نہیں ہو پائی تھی کسی قدر تعجب سے بولی۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اس شکر کا مقصد---"ابھی اسکا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ سمیعہ نے اٹھ کر" دروازہ کھولا۔ "کیا ہے" وہ پہلے ہی انہیں مشکوک سمجھ رہی تھی۔ اور اب ہالہ کی شکر کرنے والی بات سن کر اور بھی کنفیوزڈ ہو گئی تھی۔

"ضامن پوچھ رہا ہے کہ کچھ بتایا اس لڑکی نے۔"

میری تو بچپن کی رشتہ داری ہے نہ جو ملتے ہی میرے گلے گلے کر سب بتادے گی۔ "سمیعہ نے اپنا غصہ اسفند پر نکالا۔

میرا کیا قصور ہے یار۔ اچھا اسکو لے کر باہر آؤ" اس نے مڑتے ہوئے کہا۔

چلو تمہاری پیشی آگئی ہے۔ "سمیعہ نے اسے اٹھنے اور اپنے پیچھے آنے کا کہا۔

ہالہ کو اب تسلی ہو گئی تھی کہ وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ سمیعہ کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سب الفاظ ترتیب دے رہی تھی جو یقیناً اس شخص کے سامنے کہنے تھے جس کے جارحانہ تیوروں سے وہ بے ہوش ہوئی تھی۔

لاونچ میں آکر سمیعہ اسکے سامنے سے ہٹی اور پھر ضامن اور ہالہ آمنے سامنے تھے۔

ضامن کھڑا ہو کر اسکے سامنے آیا اور جا چلتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔

ہالہ کو اپنا اعتماد برقرار رکھنا دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

کیا نام ہے تمہارا کون ہو کہاں سے آئی ہو اور ہماری ہی گاڑی میں کیوں بیٹھیں۔ الف سے یہ تک شروع ہو" جاؤ۔ اور اگر ایک لفظ بھی غلط ہوا تو میں یہ نہیں دیکھتا کہ مجرم مرد ہے یا عورت ایک جیسا سلوک کرتا ہوں" ضامن کے خشک اور بے لچک لبج نے اسکے حواس سلب ضرور کئیے۔

"سمیعہ سب نوٹ کرو اور اسی وقت اس کا سارا باسیو ڈیٹا نکالو۔"

اس فندے سے بتا چکا تھا کہ لڑکی کے پاس سے کچھ نہیں نکلا۔

میرا نام ہالہ سرفراز ہے پیر نمٹس کا بچپن میں انقال ہو گیا تھا۔ ایس اولیس و لیچ میں کون مجھے چھوڑ کر گیا میں" نہیں جانتی۔ انہوں نے مجھے پڑھایا۔ پنجاب یونیورسٹی سے میں کوم میں ماسٹر زکر کے ایک اخبار میں روپورٹر ہوں۔ اقبال ٹاؤن میں کرائے کے فلیٹ میں رہتی ہوں۔ پچھلے دونوں رحمان شاہ کے بارے میں کچھ چیزیں میرے ہاتھ لگیں اور وہ میں نے شائع کر دادیں۔ اسے میرا سچ ہضم نہیں ہوا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں باقاعدہ پریس کانفرنس میں اس سے معافی مانگ کر کہوں کہ میں نے اس کے بارے میں غلط خبر دی تھی وہ اس ماذل گرل کے قتل کے کیس میں ملوث نہیں۔ جب میں نہیں مانی تو پہلے اس نے مجھے جاب سے نکوایا اور پھر میرے فلیٹ پر بھی دھماکے آیا اور پھر حدیہ کی کہ میرے پیچھے اس دن غنڈے پڑوا کر مجھے کڈنیپ کرنے کی کوشش کی۔ اللہ نے میری جان بچانی تھی جو آپ کی کار ان لاک تھی اور پھر اب میں یہاں ہوں" اسکے چپ کرتے ہی وہ تینیوں جیسے ہوش میں آئے۔

وہ کیا سمجھے تھے اور اصل میں وہ لڑکی کیا نکلی۔

رحمان شاہ اور ایک مشہور ماذل گرل کا واقعہ گزرے اتنے دن نہیں ہوئے تھے۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

انکو بھی اطلاع ملی تھی کہ رحمان شاہ نے ہی اس ماذل گرل کو قتل کروایا تھا جس کی لاش اسی کے اپنے فلیٹ سے ملی تھی۔

مگر انہیں ثبوت نہیں ملے تھے۔

سمیعہ سراج اتیچ اینڈ ایوری تھنگ "ضامن نے ہالہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے سمیعہ سے کہا اور خود کافی بنائے" چلا گیا

آدھے گھنٹے میں سمیعہ نے اسکا سارا ڈیٹا چیک کر کے ضامن کو چیک کروایا۔ مگر جس ایک حقیقت نے اسے چونکا یا وہ اسکے فادر کی آئی ایس آئی کی اسٹیٹمنٹ ڈائریکٹر کی ڈیر گنیشن تھی۔

تمہارے فادر آئی ایس آئی میں تھے۔ "ضامن نے صوف بیٹھے گود میں پڑے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر" کہا۔

جب "مختصر جواب دے کر ہالہ خاموش ہو گی۔"

اب تم کیا چاہتی ہو۔ کہاں جانا ہے" اسفند نے اس سے سوال کیا۔ www.kitabnagri.com

آئی نویہ مشکل ہو گا۔ مگر مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ لوگ سیکرٹ سرو سز میں ہیں۔ اور آپ کی جا ب کا" مقصد ہی بے قصور کو بچانا ہے۔ میں نہ صرف بے قصور ہوں بلکہ اکیلی بھی ہوں۔ مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے۔ میں کچھ عرصہ روپوش رہنا چاہتی ہوں اور آپ کے پاس میں سب سے زیادہ محفوظ رہوں گی۔

اسکی فرمائش نے ان سب کو مخمسے میں ڈالا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

"بی بی یہاں میں اور اسفنڈ دلڑ کے ہی رہتے ہیں۔ یہ تو ابھی چلی جائے گی۔ آگے تم خود بہتر سوچ سکتی ہو۔"

ضامن کی بات پر ایک مسکراہٹ ہالہ کے ہونٹوں تک آئی۔

جو لوگ اپنے قوم کی ماوں بیٹیوں کی عزت کی خاطر اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے انکی شرافت پر تو میں "کوئی کو سچپن مارک لگا ہی نہیں سکتی۔

اسکی بات پر ان تینیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

کیونکہ اس لڑکی کی سچائی نے انہیں قائل تو کر لیا تھا۔

کتنی دیر تک "ضامن نے پوچھا۔"

"جب تک اللہ میر اٹھ کانہ کہیں اور نہیں کر دیتا"

یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم یہاں اس بلڈنگ میں کیلئے نہیں رہتے۔ لوگوں کو پتہ چل گیا۔ تو ابھی تو صرف "تم بے گھر ہو پھر ہم سب ہو جائیں گے۔

ضامن نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ وہ تو کسی لڑکی کو ویسے ہی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ سمیعہ تو اسفنڈ کی طرح اسکی بچپن کی دوست اور بہن بنی ہوئی تھی۔

"ضامن آج کی تورات گزارو صبح سر سے مشورہ کریں گے۔ آئم شیور وہ بہتر سولوشن بتائیں گے"

سمیعہ کے کہنے پر وہ دونوں متعلق ہوئے۔

ٹھیک ہے "ضامن کے مان جانے پر تینیوں نے سکھ کا سانس لیا۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

سمیعہ کچھ دیر بعد اپنے گھر کی طرف نکلی۔ ہالہ سے اتنی دیر میں اچھی گپ شپ ہو گئی تھی۔

ضامن اور اسفند نے اسے اسی کمرے میں ٹھہرنے کا کہا جہاں اسے بے ہوش حالت میں لا کر لٹایا تھا۔ دونوں بیڈ رومز کے ساتھ اٹیچڈ باتھ تھے۔ اسی لئے انہیں کوئی ایشو نہیں ہوا۔ رات میں آنے والے حالات کا سوچتے کب ”اسکی آنکھ لگی وہ نہیں جانتی تھی۔“

اگلے دن صبح اسکی فجر کے ٹام پر آنکھ کھلی۔ وضو کر کے جائے نمازو ڈھونڈی جو کہ پاس ہی رائینگ ٹیبل کے نچے والے خانے میں اسے پڑی نظر آئی۔

نمازو پڑھ کروہ کشمکش میں تھی کہ یہیں بیٹھے یا باہر جائے۔ باہر سے کھڑپڑ کی آواز آئی تو وہ دل میں ہمت مجتمع کرتی دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔



ضمان ٹریک سوٹ پہنے جو سر میں جوس بنارہ تھا۔ دروازے کی آواز پر مڑ کر دیکھا اور پھر بے تاثر چہرے کے ساتھ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

”ممم! کھڑوس کہیں کا“ ہالہ کو اس سے اتنی بے مرتوی کی امید نہیں تھی۔“

اور اب اس نے سوچ لیا تھا کہ اس سے کوئی امید بھی نہیں رکھنی۔

وہ صوف پر خاموشی سی آکر بیٹھ گئی کہ ضامن گلاس میں جوس لئے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

اب اتنا بھی بے مرتو نہیں ”اس نے خود کو تسلی دی۔“

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

مگر جیسے ہی اسے اپنے مقابل صوفے پر بیٹھ کر غماٹ جو سچھاتے دیکھا۔ اپنی خوش فہمی پر لعنت بھیجی۔

یہاں جتنے بھی دن رہنا ہے اپنی خدمت آپکو خود کرنی ہے ٹرے میں کھانا سجا کر کوئی آپکو پیش نہیں کرے گا"

اور نہ ہی آپ

- ہماری مهمان ہیں کچن سامنے ہے خود اٹھیں اور خود بنائیں۔" - گلاس خالی کر کے اٹھتے ہوئے وہ اچھی طرح اسکو خوش فہمی کی دنیا سے باہر نکال لایا

گلاس کچن کا وہ نظر پر رکھ کر غالباً وہ جو گنگ کے لئے چلا گیا تھا۔

مرتے کیا نہ کرتے وہ اٹھی اور اپنے لئے ناشتا بنایا۔ یہ کیا انکا احسان کم تھا کہ انہوں نے اسے یہاں رہنے دیا تھا۔

دماغ سے منفی سوچوں کو جھکلتے وہ ناشتا بنانے لگی پھر کچھ سوچتے ان دونوں کے لئے بھی آملیٹ بنادیا۔ فروزن پراٹھے پڑھے ہوئے تھے۔ اسکا مطلب ہے صحیح پراٹھے کھاتے ہیں۔

Kitab Nagri

ابھی وہ یہ سب کر کے اور جو سکس بر تن دھو کر فارغ ہوئی تھی کہ وہ دونوں واپس آگئے۔ اسفند، ضامن سے پہلے جو گنگ کے لئے چلا گیا تھا۔

ہالہ نے اندازہ لگایا۔

واہ واہ کیا خوشبو آرہی ہے، بھائی کسی اور کے فلیٹ میں تو نہیں آگئے۔" آملیٹ اور پراٹھوں کی خوشبو" پورے فلیٹ میں پھیلی ہوئی تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

مسخرہ پن چھوڑونا شتہ کرو اور جلدی نکلو۔ سر کی دوبارہ کال نہیں آنی چاہئی ہے۔ "انہیں جو گنگ کے دوران" اپنے بارے کی کال آگئی کسی کیس کی ارجمنٹ میلنگ تھی۔

"اسلام علیکم" ہالہ کو اسفند کی خوش مزاجی سے تھوڑی سے تقویت ملی تو اسے کچن کی جانب آتے دیکھ کر اس نے جھٹ سلام کیا۔

"و علیکم سلام ارے جیتی رہو سستر صحیح ہمارے لئے اتنی محنت کرنے کا شکر یہ آؤ ٹیبل پر رکھتے ہیں"

ضامن چینچ کرنے اندر چلا گیا اور اسفند خوش اخلاقی سے کہتا اسکے ساتھ مل کر چیزیں ٹیبل پر لے آیا اور اسے کھانے کا اشارہ کیا۔

آجایا ر" اسفند نے اسے آتے دیکھ کر کہا۔

نو تھینک یواب تم بھی جلدی کرو" ضامن بے مرمتی سے کہتا کچن کی جانب چلا گیا اور سیب نکال کر کھانے لگا۔



Kitab Nagri

اسفند نے اسکی اس حرکت پر یکدم ہالہ کو دیکھا جس کا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ بچی تو نہیں تھی کہ ضامن کے اس انسلنگ ایٹھی ٹیڈ کونہ سمجھتی۔

اوکے سسٹر ٹائم شارت ہے سو آئی ہیو ٹو گو۔ اتنے مزیدار ناشتے کے لئے تھینک یو" اسفند نے ضامن کے رویے کی تلخی کو کم کرنے کی کوشش کی۔

پلیز رجھائی" ہالہ نے بھی اسے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن نے بڑے غور سے بھائی بہن کی محبت کا یہ نظارہ دیکھا۔

سستر ہم باہر سے لاک کر کے جا رہے ہیں کیونکہ آپکی بہاں موجودگی کو ہم ڈسکاؤنٹ نہیں کرنا چاہتے ابھی۔" دو پھر میں سمیعہ آپکے پاس آجائے گی۔ اسکے پاس بہاں کی ڈپلیکیٹ چابی ہوتی ہے۔ لینڈ لائن ہے لیکن آپ نے اٹینڈ نہیں کرنا کوئی ایشو ہو تو مجھے یا ضامن کو کال کر لینا یہ ہمارے نمبر ز ہیں۔" نکلنے سے پہلے اسفند اسکے قریب آیا جو صوفے پہ بیٹھی تھی۔ اسے آتا دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسفند نے ضروری ہدایات دیتے ہوئے ایک پیپر دیا جس پر ان دونوں کے نمبر لکھے تھے۔

ضامن پاس کھڑا نہیں دیکھ رہا تھا۔ ہالہ نے سر ہلاتے سب ہدایات سنیں

کبھی کبھی یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہم لفظوں سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کریں۔ ہمارے رویے بہت کچھ سمجھا دیتے ہیں "گاڑی چلتے ہی اسفند نے کہا۔

Kitab Nagri

اس لیکچر کا مقصد؟" ضامن نے حیرت سے اسپنڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اتنے بچے نہیں ہو کہ سمجھنہ آئے"

وہ لڑکی اگر کسی مجبوری میں ہمارے پاس مدد کی امید لے کر آئی ہے اور تمہیں اسے مجبور آر کھنا بھی پڑھ گیا" ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ اپنے ہر عمل سے جتنا یا جائے۔ پرانٹھے آئی تھنک تم ہی بہت شوق سے لاتے اور کھاتے بھی ہو اگر تم صرف بیٹھ کر کھا ہی لیتے تو کوئی فرق نہیں پڑھ جاتا تمہاری شان میں۔ اگر آج کوئی مجبور

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہے اور ہم کسی کی مدد کرنے کے قابل تو ہماری اس خوش قسمتی میں نہ ہمارا کوئی کمال ہے اور اسکی بد قسمتی میں نہ اسکا قصور۔ جینڈر ڈسکریمینیشن سے بالاتر ہو کر سوچو کہ وہ ایک انسان بھی ہے اور اللہ نے اسے ہمارے پاس اسی لئے بھیجا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اسکی مدد کریں۔ میرا خیال ہے اس سے زیادہ سمجھانے کی تمہیں ضرورت "نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم اسکے سامنے بچھ جاؤ۔ ریزرو رہو رہو نہیں۔"

اسفند شاید سال میں ایک مرتبہ ہی اتنا سنجیدہ ہوتا تھا اور جب وہ سنجیدہ ہوتا تھا تو پھر ضامن کو کسی خاطر میں نہیں لاتا تھا۔

اب بھی ضامن کو یہی بہتر لگا کہ خاموشی میں ہی عافیت ہے۔ اور یقیناً اسکی بات بھی ٹھیک تھی۔ ضامن کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنی غلطی کو جلد مان لیتا تھا اور عملاً اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

بجے کے قریب فلیٹ کا دروازہ کھلا۔ ہالہ کچن میں کھڑی کچھ پکانے کا بھی سوچ ہی رہی تھی کہ سمیعہ آگئی۔ 1

ہیلو کیوٹ لیڈی "سمیعہ کے دوستانہ رویے نے اسے بہت ڈھارس دی۔ نہیں تو صبح والے ضامن کے رویے پر وہ بہت دلبر داشتہ ہوئی تھی۔ اور اپنا ٹھکانہ کہیں اور کرنے کا شدت سے سوچ رہی تھی۔

بالکل ٹھیک تم سناؤ۔ کیا کر رہی تھیں "سمیعہ اس سے مل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔"

کچھ پکالوں کیا میں "اس نے جھوٹ جھکتے ہوئے پوچھا"

ارے کیوں نہیں چلوں کر کچھ پکاتے ہیں۔ "وہ سر ہلاتی اسکے ساتھ لگ گی۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے چکن نکالا، نوڈ لز، چاول سب موجود تھا، ہالہ نے سنگاپور میں رائس کا آسیڈ یاد یادوں نے جھٹ پٹ بنا لیا۔

سمیعہ کیا تم میرے لئے کوئی جگہ ارتنج کر سکتی ہو۔ آئی نومیں نے تم سب کو بہت پریشان کیا ہے لیکن میرا خیال " ہے کہ میرا یہاں رہنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔

اس نے ہچکچاتے ہوئے سمیعہ کو کہا جب وہ دونوں کھانا کھانے کے بعد لاونج میں بیٹھی چائے پی رہیں تھیں۔

کیوں کیا ہوا رات تک تو میں سب سیٹ کر کے گئی تھی۔ کیا اسفند نے کچھ کہا ہے "سمیعہ اسکی شرارتی طبیعت سے واقف تھی سو جھٹ سے پوچھا۔

ارے نہیں اسفند بھائی تو بہت اچھے ہیں "وہ جلدی سے کلیئر کرنے کے لئے بولی۔"

تو پھر رضامن؟" اب کی بار ہالہ نے خاموشی سے بس سر جھکا دیا۔

ارے یار اسکی بات کو سیریس مت لو۔ انفیکٹ وہ لڑکیوں سے الرجک ہے۔ میرے ساتھ بھی صرف اسی لئے" فرینک ہے کیونکہ مجھ میں لڑکیوں والے لگٹس نہیں۔ تم اسکی بات کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دو۔ اور ویسے بھی جیسے ہی سر کو پتہ چلے گا وہ تمہارا خود بندوبست کر دیں گے، ڈونٹ وری۔ "سمیعہ کی بات وہ کچھ مطمئن ہو گئی۔

میٹنگ ختم ہونے کے بعد اویس عالم جو کہ انکے باس تھے۔ انہوں نے اسفند اور رضامن کو روک لیا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

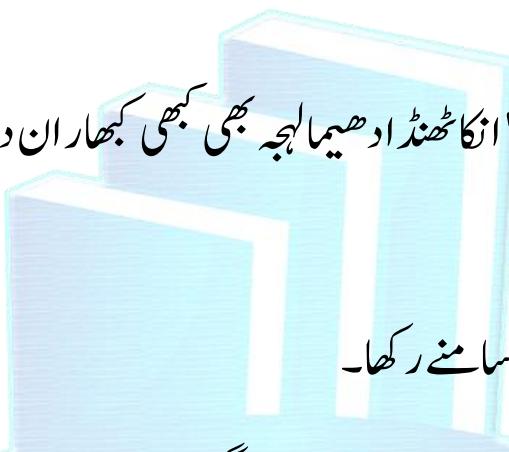
ہاں بھی کس لڑکی کو پروٹیکشن پروائیڈر کی جا رہی ہے۔ "انہوں نے ایک ہاتھ سے پیپر ویٹ گھماتے ہوئے پوچھا" اور نظریں ضامن پر تھیں۔ اسفند سے تھا

اسفند اور ضامن دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر اسفند نے ساری ڈیلیل بتائی۔

"اسکے ڈیٹا سے متعلق انفار میشن تم نے سمیعہ سے لے کر اپنے پاس سیوکی ہے۔"

جی سر" اسفند تیزی سے بولا۔"

دین واط آر یو وینگ فارشوٹ ٹومی" انکا ٹھنڈا دھیما لہجہ بھی کبھی کبھار ان دونوں کے ہاتھ پاؤں پھولادیتا تھا۔



اسفند نے جلدی سے ڈیٹا نکال کر انکے سامنے رکھا۔

اسکے باپ کے نام اور پوزیشن نے انہیں اچھا خاصاً پونکا یا تھا مگر انہوں نے ان دونوں کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri

"انہوں نے براہ راست ضامن سے پوچھا۔"

"وات ایور یو ول ڈسائیڈ آئیل پر سیو اٹ"

آر یو شیور" انہوں نے جانچتی نظر وہ سے ضامن کو دیکھا جوانکے عزیز ترین دوست عاصم ملک کی اولاد تھا اور انہیں اپنی اولاد کی طرح عزیز تھا انکے ہر حکم کو مانے والا۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

"اوکے دین اُس بیٹر ٹو کیپ ہر و دیو فار سم ٹائم"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اوکے سر" دونوں نے انکی ہاں میں ہاں ملائی اور مصافحہ کر کے باہر نکل آئے۔

ہیڈ کوارٹر سے نکل کروہ سیدھا فلیٹ پر آئے۔ جہاں سمیعہ انکی منتظر تھی۔ منتظر تو ہالہ بھی تھی آخر انکا جو کوئی بھی بآس تھا ان دونوں نے آج اس سے ہالہ کے متعلق بھی بات کرنی تھی۔

وہ دعا مانگ رہی تھی کہ کسی طرح انکا وہ بآس ہالہ کا کہیں اور بندوبست کروادے اور اس کھڑوس سے ضامن سے اسکی جان چھپے۔

مگر قسمت ابھی اس پر اتنی بھی مہربان نہیں ہوئی تھی۔

"انکے اندر آتے ہی سلام دعا کے بعد سمیعہ نے پوچھا" تو پھر بات ہوئی تم لوگوں کی سر سے۔

"کچھ کھانا کھانے کی اجازت ہے یا پھر پہلے تمہاری عدالت میں حاضری دیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیچھے سے اسفند نے ہاتھ جوڑ کر سمیعہ کو خاموش ہونے کا کہا۔

"یار تو فریش ہو کر آ۔ سمیعہ کچھ پکایا ہے تو جلدی سے رکھو۔"

اسفند نے فوراً دونوں کو ادھر ادھر کیا نہیں جنگ چھڑ جانی تھی۔

ضامن فوراً بیڈروم کی طرف بڑھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا ضرورت تھی بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کی" اسکے جاتے ہی اسفند نے سمیعہ کو ڈالنا۔ وہ تو شکر " تھا کہ ہالہ دوسرے کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی نہیں تو وہ پھر سے دلبرد اشته ہو جاتی۔

تواب بتا بھی چکو کہ سرنے ہالہ کے بارے میں کیا کہا۔"

انہوں نے فی الحال اسے یہیں رکھنے کا کہا ہے۔ اسی لئے اسکا موڈ آف ہے "اسفند نے تفصیل بتاتے ہوئے " ضامن کے خراب موڈ کی وجہ بتائی۔

چلو جی ہالہ بے چاری کا نصیب۔۔۔ وہ ضامن کے ایٹی ٹیوڈ سے کافی ٹینس تھی" "ہاں میں نے اسے سمجھایا تھا صبح" ہو پ فلی اب وہ انسان بن کر رہے گا۔ " دونوں کھانا لاونج کی سینٹر ٹیبل پر رکھتے باتیں بھی کر رہے تھے۔

شکر کے ضامن نے خاموشی سے کھانا کھایا۔

کچھ دیر بعد سمیعہ چلی گی اور اسکے جاتے ہی ہالہ بھی اپنے روم میں چلی گئی جہاں وہ رات میں ٹھری تھی۔



www.kitabnagri.com

"بھائی آپ نے چائے کیوں بنائی مجھے کہ دیتے"

ہالہ کو اسکے ہاتھ سے چائے لیتے بہت عجیب لگا۔

" ارے کوئی بات نہیں ہم شروع سے ہی ہو سلسلہ میں رہے ہیں سو ہمیں اپنے کام کرنے کی عادت ہے۔"

" لیکن جب تک اب میں یہاں ہوں آپ لوگ ایسے کوئی کام نہیں کریں گے"

اوکے!" اس نے اتنے مان سے کہا کہ اسے مانتے ہا بنی۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

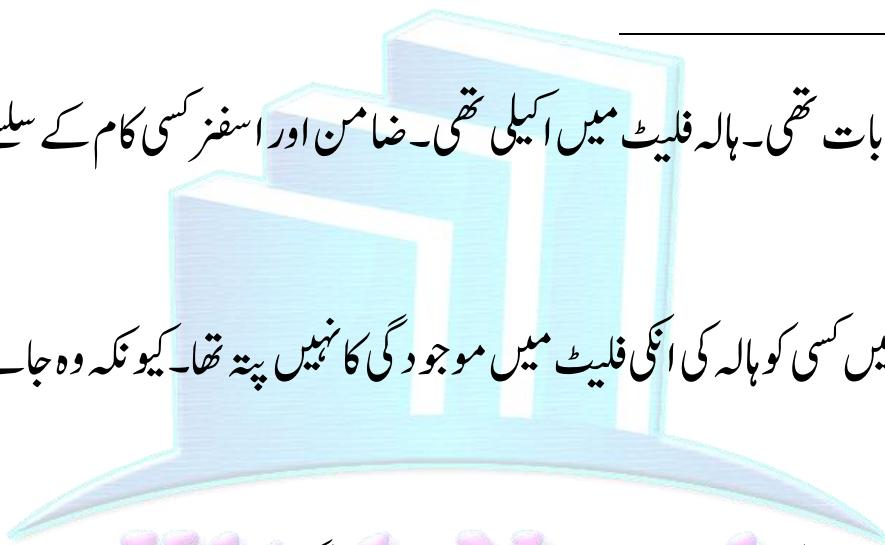
اور پھر کچھ دنوں میں ہالہ نے انکے سارے کام اپنے ذمے لے لئے۔

ضامن کو وہ براہ راست مخاطب نہیں کرتی تھی۔ اسفند کے تھرو اس کی چیزوں کا خیال رکھتی۔

ضامن کو چونکہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی سو اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑھتا تھا۔ بلکہ وہ شکر ہی کرتا کہ وہ اسے مخاطب نہیں کرتی۔

یہ کچھ ہی دنوں بعد کی بات تھی۔ ہالہ فلیٹ میں اکیلی تھی۔ ضامن اور اسفنر کسی کام کے سلسلے میں صبح کے نکلے ہوئے تھے۔

اب بھی اس بلڈنگ میں کسی کو ہالہ کی انکی فلیٹ میں موجودگی کا نہیں پتہ تھا۔ کیونکہ وہ جانے سے پہلے فلیٹ کو لاک کر جاتے تھے۔



سمیعہ کچھ شاپنگ کر کے اسکے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں دے گئی۔ ہالہ لاونچ میں بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی کہ دروازے پر کلک کی آواز سے وہ ہی سمجھی کہ ضامن اور اسفند آگئے ہیں۔

وہ کچن میں انکے لئے جوس بنانے لگی کیونکہ وہ آتے ہی جوس ضرور پیتے تھے۔

جیسے ہی قدموں کی آواز آگئے آئی تو کسی کے بولنے کی آواز بھی آئی جیسے کوئی فون پر بات کر رہا ہو۔ مگر یہ آواز ہالہ کے لئے اجنبی تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اسکے ہاتھ جو سر پر ڈھیلے ہو گئے۔ اور آنے والا موبائل بند کر کے اب لاوچ میں اپنا بیگ سائیڈ پر رکھ کر مڑ کر صوفے پر بیٹھنے لگا اسکی نظر سیدھی کچن میں پریشان کھڑی ہالہ پر پڑھی۔

وہ جو کوئی بھی تھے انہیں بزرگ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ضامن جتنا ہی قد کھاٹ۔ کنپیٹیوں کے بال سفید تھے انکی جتنی بھی عمر تھی۔

ہالہ کو وہ فور ڈیز کے ہی لگے۔

وہ بھی اس فلیٹ میں ایک لڑکی کو دیکھ کر ہالہ سے بھی کہیں زیادہ حیران ہوئے۔

کیا انہوں نے کام والی رکھ لی ہے۔ مگر پھر خیال آیا کہ کام والی نہ تو جیز پہنچتی ہے اور نہ ہی اتنی صاف ستھری اور خوبصورت ہوتی ہے۔

وہ وہاں بیٹھنے کی بجائے کچن کے پاس آئے اور ماتھے پہ تیوری لا کر اسے دیکھا۔

کون ہو تم اور ان دو لڑکوں کے فلیٹ میں کیا کر رہی ہو" بار عرب شخصیت کے ساتھ انکی آواز بھی انہی کی" طرح بار عرب تھی۔

مم۔۔۔ میں۔۔۔" ابھی وہ کوئی کہانی گڑھنے کا سوچ رہی تھی کہ میں ڈور پر کلک کی آواز کے ساتھ رہی کوئی " اندر آیا اور پھر دبے قدموں اندر آتے ایک دم عاصم ملک پر پسٹل تانتے ہوئے بولا۔

ڈیڈی" ایک دم پسٹل والا ہاتھ نیچے گیا۔ ہیر ڈز۔۔۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

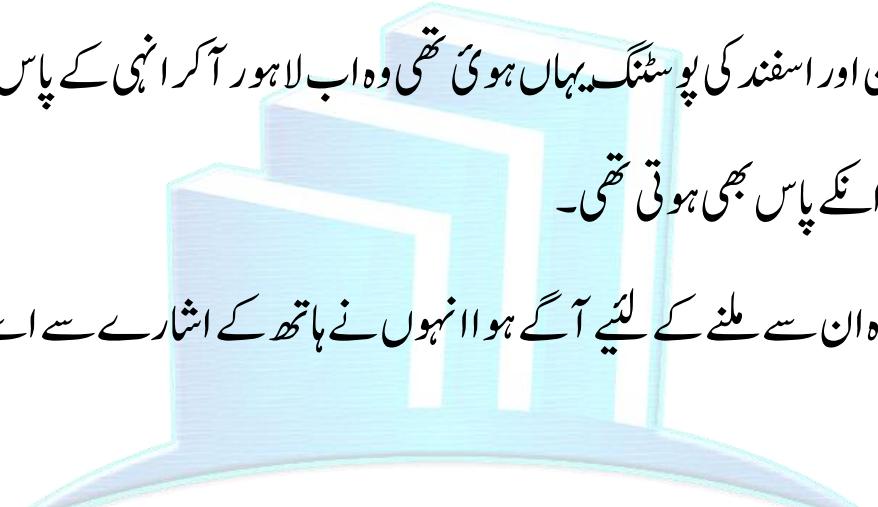
واپس آکر ضامن نے جیسے ہی فلیٹ کے دروازے پر لگائی تو اسے لاک کھلا ہوا ملا وہ یہی سمجھا کہ انکے فلیٹ پر کسی نے دھاوا بولا ہے۔ پہلی مرتبہ اسے ہالہ کا خیال آیا کہ کہیں اسے نہ کچھ ہوا ہو۔

وہ گن پاکٹ سے نکال کر دبے قدموں آیا تاکہ اندر موجود شخص کو پکڑ سکے مگر یہ وہم و گمان میں نہ تھا کہ اسکے ڈیڈی بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ خود بھی آئی ایس آئی کے ڈائریکٹرز میں سے تھے۔ سو کسی نہ کسی کیس کس سلسلے میں لاہور آتے جاتے تھے۔ جب سے ضامن اور اسفند کی پوسٹنگ یہاں ہوئی تھی وہ اب لاہور آکر انہی کے پاس ٹھرتے تھے۔

لہذا فلیٹ کی ایک چابی انکے پاس بھی ہوتی تھی۔

کون ہے یہ "جیسے ہی وہ ان سے ملنے کے لئے آگے ہوا انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں رکنے کا" کہا۔



پہلے جو پوچھا ہے اسکا جواب دو" وہ بھی ضامن کے ہی باپ تھے۔"

ڈیڈی آپ پہلے بیٹھ جائیں" اس نے کھاجانے والی نظر وہی سے ہالہ کو ایک نظر دیکھ کر عاصم صاحب سے کہا۔"

میرے پیچھے تم لوگوں نے یہ کچھ شروع کر دیا ہے۔ تبھی ڈور بھی لاک تھا۔ میں ابھی اویس سے بات کرتا" میں ضامن کو گھورا۔ وہ کچھ اور ہی سمجھے تھے۔ ہوں۔ ہو کیا رہا ہے آخر یہاں" انہوں نے غصے سے کہتے ہو

ڈیڈی سر کو پتہ ہے اس لڑکی کا اور انکی پریشان سے ہی ہم نے اسے یہاں رکھا ہے۔" ضامن نے انہیں ٹھنڈا" کرنے کی کوشش کی جو فون نکال رہے تھے۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

صرف دو منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے سب بتاؤ اسکے بارے میں "ہالہ کواب سمجھ آئی کہ ضامن کی نیچر" ایسی کیوں ہے۔ یقیناً اسکے پیر یش نے اسکی تربیت بہت ٹف کی تھی۔

ہالہ کچن میں ہی تھی اور وہ دونوں لاونج میں بیٹھے تھے۔

ادھر آؤ بیٹا "ضامن کی ساری بات سننے کے بعد انہوں نے ہالہ کو اپنے پاس بلا�ا۔"

وہ گھبراتی ہوئی انکے پاس آئی۔ انہوں نے اسے اپنے برابر صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ضامن سامنے والے صوفے پر دونوں گھٹوں پر کہنیاں لٹکائے اور ہاتھوں کو آپس میں جوڑے سر ہلاکا ساجھ کائے بیٹھا تھا۔

ہالہ کو تو اکثر کسی فلم کا ہیر وہی لگتا تھا۔

بیٹھا آئی ایم سوری جس طریقے سے آپ اس گھر میں موجود تھیں۔ میں اس سے پریشانی میں غلط نتیجہ اخذ کر گیا۔ بہر حال ہم آپکو پوری طرح پروٹیکٹ کریں گے۔ رحمان شاہ آلریڈی ہماری ہست لسٹ پہ ہے۔ اس کیس کے علاوہ ہم نے اور بھی کیسی زمانے کے ڈھونڈے ہیں۔ خیر آپ ریلیکس ہو کر کچھ عرصہ میں رہو پھر کچھ "اور بندوبست کرتے ہیں آپکا

انہوں نے اسے تسلی دیتے آخر میں ضامن کو دیکھتے کہا۔

یہ اسفند کہاں ہے۔" انکے سوال پر اس نے سراٹھایا نظر سیدھی اپنی جانب تکتی ہالہ پر پڑھی تو اسکے ماتھے پر "شکنیں ابھر آئیں۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہالہ نے فوراً سر نپچے جھکا لیا۔

"کچھ کام سے گیا ہے ابھی آجائے گا۔ آپ فریش ہو جائیں تب تک۔"

اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے کہا۔

آپ کچھ لیں گے انکل۔ جو سیاچائے "ہالہ نے انکو اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

وائے ناٹ بیٹھا چائے "انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہالہ کو تھوڑی سی تسلی ہوئی۔

ابھی وہ جو گنگ سے واپس آیا ہی تھا۔ کمپاؤنڈ سے آتے ہوئے ہو کر جو اخبار دے کر گیا تھا وہ ہاتھ میں لئیے اپنے فلیٹ کی جانب گیا۔ آج ضامن اکیلا ہی جو گنگ پہ گیا تھا۔

اس فند کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی سو وہ سورہ تھا۔

ہالہ نے جو نہیں اندر آتے ضامن کو سیکھا کچن میں اس کس لئیے ناشتہ بنانے چلی گئی۔
www.kitabnagri.com

ان دونوں میں اگر بہت خوشگوار بات چیت کا تبادلہ نہیں ہوتا تھا تو سرد مہری بھی نہیں تھی۔

ضامن کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ خود بھی اسے انگور کرتی ہے اور اسے یہ بات بہت اچھی لگی تھی۔

میں نے ناشتہ بنایا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو ٹیبل پر لگا دوں۔ "ہالہ نے اسے فریش ہو کر آتے دیکھا۔ مگر وہ" ابھی بھی ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

یہ پہلی مرتبہ تھا کہ وہ اسے براہ راست مخاطب کر رہی تھی۔

نہیں ابھی بس چائے دے دیں، اسفند اٹھے گا تو اکٹھے کر لیں گے۔ "اس نے مصروف سے انداز میں اخبار" پڑھتے بغیر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ابھی اس نے دوسری صفحہ کھولا ہی تھا کہ پہلی خبر پر رہی وہ شاکڈر گیا۔ بے یقینی سے اس نے کچن میں چائے بناتی ہالہ کو دیکھا۔

اوے بڈی آگیا تو جو گنگ کر کے "اسفند نے اسکے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔"

ضامن نے بے باثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔ اسفند ایک دم چونکا۔

کیا ہوا ہے "اسے ضامن کے چہرے پر کچھ غیر معمولی تاثرات دیکھے۔"

اس نے خاموشی سے اخبار کی اس خبر کی طرف اشارہ کیا۔

اسفند اسکے پاس ہی صوف پر بیٹھ کر خبر پڑھنے لگا اور جیسے جیسے پڑھتا جا رہا تھا اسکے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے۔

جبکہ ضامن کی کھوجتی اور کچھ غصیلی نظریں اب تک ہالہ پر جمیں تھیں۔

وہ جو نہی چائے لے کر آئی تو ضامن کو اپنی طرف تکتا پا کر کچھ حیران اور پریشان سی ہوئی۔

کیا ہے یہ "ضامن نے اسفند سے اخبار لے کر ہالہ کی جانب بڑھایا۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اس نے حیران ہو کر اخبار دیکھا جس میں اسکی تصویر کے ساتھ ہیڈلائن تھی۔ "مفرور قاتلہ" اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے خبر کو پڑھنا شروع کیا۔

ہالہ سرفراز جو کہ کسی گروہ کے ساتھ ملوث ہے۔ جمعرات کی رات ایک بے قصور کو ماڈل ٹاؤن کے بلاک ایل "میں لوٹ کر اور پھر قتل کر کے بھاگ گئی۔ جس کسی کو نظر آئے یا اسکے متعلق کچھ خبر ہو مندرجہ ذیل رابطے پر "اطلاع دے۔ پولیس کو یہ مفرور قاتلہ درکار ہے۔ براہ مہربانی ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

خبر اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا۔ ضامن کھڑا ہو کر اسکے مقابل آیا۔

"جمعہ کا دن تھا نہ جب تم مصیبت بن کر ہمارے ساتھ یہاں آئی تھیں"

"نہ۔۔۔ نہیں یہ سب غلط ہے میں نے کسی کا قتل نہیں کیا۔"

وہ روٹے ہوئے بے اختیار بولی۔

یہ خبر جس نے چھپوائی ہے وہ ایس ایجاد ہے۔ نام تو پڑھ چکی ہو گی۔ زمان شاہ۔ اب یہ بھی بول دو کے وہ ایس "ایجاد اونہیں۔ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ تم۔۔۔" ابھی اس نے غصے سے کہتے اسکی بازو پکڑی ہی تھی کہ اسکے موبائل پر اوس عالم کی کال آنے لگی۔

اس نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کال اٹینڈ کرتے ہالہ کی بازو کو ایک جھٹکے سے چھوڑا اور ایک غصیلی نظر اسکے چہرے پر ڈالی جو مجرموں کی طرح سرجھ کائے رہے تھے۔

"اسلام علیکم سر۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

- وَعَلَيْکُمْ سَلَامٌ! تھوڑی دیر میں میں سمیعہ کو بھیج رہا ہوں وہ نقاب میں آئے گی تم اور اسفند ہالہ کو لے کر " فلیٹ میں نقاب میں ہی لے کر آؤ گے۔ سمیعہ کھڑکی کے راستے سے تمہارے فلیٹ سے میرے کینٹ والے نکل آئے گی۔

تمہارے ڈیڈی بھی میرے پاس پہنچ چکے ہیں۔ تمہارا اور ہالہ کا میرے فلیٹ پر نکاح ہو گا۔ پھر وہ نقاب میں "تمہارے ڈیڈی کے ساتھ تمہارے فلیٹ پر واپس آئے گی۔

انکے آخری جملے سن کر اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

ہالڈ آن سر--- یہ کیا کہا ہے آپ نے "اس نے بے یقینی سے پوچھا کہ شاید وہ جلدی میں کچھ غلط کہہ" گئے ہیں۔

اونجانے لگ گئے ہو کیا۔ تمہیں پتہ ہے کہ میں اپنی بات دھرا تا نہیں۔ لیکن تمہارے متوقعہ ہونے والے نکاح کی خوشی میں، میں بتا دیتا ہوں کہ تمہارا اور ہالہ کا نکاح ہورہا نے کچھ دیر بعد۔ اینی آبجکشن "انہوں نے ٹھنڈے اور سرد لبھے میں کہا۔

جی بالکل بہت سارے آبجکشنز" وہ موبائل سنتا اپنے روم میں آگیا۔"

"آئی گیو آڈیم! میں نے کبھی تمہارے باپ کی نہیں سنی تم کیا چیز ہو"

"وہ میرے ڈیڈی ہیں یہ میں ہوں"

ضامن ان سے کافی فرینک تھا سو کبھی کبھی تو انکے ساتھ دوستوں کی طرح بات کرتا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

سریہ کوئی ٹافی دینے کی بات نہیں اور نہ میں اتنا بچہ ہوں آج کا اخبار آپ نے شاید پڑھا نہیں، محترمہ عادی مجرم "اور قاتلہ ہیں۔"

اب میں ان اخبار والوں کی باتوں پے اپنے فیصلے کروں گا۔ اور ہم جانتے تھے کیا خبر آنے والی ہے اسی لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔

"سر مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی آپ یہ کچھ کہ رہے ہیں"

"اور مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم مجھ سے آر گیو کر رہے ہو"

مگر سر "وہ بے چارگی سے بولا"

ضامن انسف "انکی دھاڑ پر وہ ہکا بکارہ گیا۔

"تم یہ نہیں کر سکتے تو ٹھیک ہے اسفند تو ہے نا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جب تک سمیعہ نہیں آتی تم اچھی طرح سوچ لو اور فون ہالہ کو دو"

اسنے لب بھینپتے انکی بات سنی پھر باہر آ کر کھا جانے والی نظروں سے ہالہ کو دیکھ کر فون اسکی جانب بڑھایا۔
اس نے حیران ہوتے ہاتھ بڑھا کر پکڑا۔

اور دوسری جانب کی بات سنتے دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے یار کس کی کال ہے میں تو چکر آگیا ہوں "اسفند ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔

بیٹا ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں نیکست مشن کے لئے تیار ہو جاؤ اینڈ آئی بیٹ اگر تمہارے چودہ طبق روشن نہ ہوئے تو"

دینا میر انام بدل

کیا مطلب "اسفند نے تعجب سے پوچھا اور پھر جو کچھ ضامن نے بتایا اس سے اسکے چودہ کیا چودہ ہزار طبق روشن ہو گئے۔

ہاؤ از بٹ پاسبل یار" اسفند کی پریشان آواز پر وہ صرف تلخ مسکراہٹ ہی دکھا سکا۔"

آپکا موبائل "ایک ہاتھ اسکی آنکھوں کے آگے آیا۔ اس نے جھٹپٹے والے انداز میں اس سے موبائل لیا۔ اور" جو نہیں عضیلی نظر اسکی جانب کی تو اسکی بھیگی روئی پلکیں دیکھ کر اسکا میسٹر پھر سے گھوم گیا۔

یہ ڈرامے کس بات کے کر رہی ہو، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے، یہی گھٹپٹیا مشن لے کر آئیں تھیں نا اور کتنے" چھرے ہیں تمہارے آج وہ سب بھی دکھادو۔ کس مظلومیت کا رونارویا ہے تم نے کے میرے فادر اور باس دونوں کو بے وقوف بنالیا ہے۔" وہ دانت پیستے ہوئے اسکے مقابل کھڑا اس سے پوری طرح سچ اگلوانے کے موڑ میں تھا۔

میں آپکے منہ نہیں لگنا چاہتی" وہ کسی بھی لڑائی سے بچنے کے لئے نئے اتنا کہ کر اندر کمرے کی جانب مڑنے لگی" کہ کلائی ضامن کے ہاتھ میں آگئی۔

سمجھا کیا ہوا ہے تم نے خود کو۔ میں ایسے لمحے برداشت نہیں کرتا" ضامن نے اسکے بازو کو جھٹکا دیتے اسکا رخ" اپنی جانب کیا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ جیسے کھڑوں سے تعلق جوڑنے کا۔ اور میں کیا ہوں اور میری اصلیت کیا ہے یہ "ابھی کچھ دیر میں آپکو واضح ہو جائے گی۔" وہ غصے سے اپنا بازو چھڑاتی اندر جا کر دروازہ بند کر گئی۔

یہ---"ضامن کے پاس تو جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔ کسی لڑکی کی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ اس سے" اس طرح بات کرتی۔

ابھی وہ اور اسفند اس حیرانگی سے نہیں نکلے تھے کہ سمیعہ آگئی۔

اور پھر انہوں نے ویسے ہی کیا جیسے اویس عالم نے انہیں حکم دیا تھا۔

بھینچے ہونٹوں کے ساتھ گاڑی چلاتے وہ انتہائی سنجیدہ حد تک خاموش تھا۔

جیسے ہی وہ اویس عالم کے فلیٹ پر پہنچے اسے اپنے تاثرات صحیح کرنے پڑے۔ جو بھی تھا بہر حال وہ اویس عالم کے کسی بھی فیصلے کی سرتائبی کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

Kitab Nagri

فلیٹ میں انتہا ہوتے ہی اسے عاصم ملک اور اویس شاہ کے کچھ اور دوست نظر آئے ساتھ میں مولوی بھی تھا

یعنی کہیں اب بچاؤ کی صورت نہیں تھی۔

ہاں تو کیا فیصلہ ہے تمہارا" ہالہ کو لئے جب اویس عالم دوسرے کمرے میں گئے تو اپنے پیچھے اسے بھی آنے" کا اشارہ کیا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

میں نے کبھی بھی آپ کے کسی فیصلے کی مخالفت نہیں کی، مگر کیا میرا یہ جاننا حق نہیں بتا کہ جو لڑکی میری بیوی " بننے والی ہے اسکا انفیکٹ بیک گراونڈ کیا ہے۔ وہ لڑکی جو صبح تک ایک قاتلہ کے روپ میں میرے سامنے تھی۔ اچانک اس میں ایسے کون سے سرخاب کے پر نکل آئے کہ آپ اور ڈیڈی اسے میری تحويل میں دینے پر بند " ہیں۔

الچھے لبجے میں اپنے دل کی بات کہتا وہ انہیں ہمیشہ سے زیادہ بہت پیارالگا۔ پوک کے ٹریک سوٹ میں اپنی مردانہ وجہت کے ساتھ وہ اور بھی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

یقیناً! یہ سب تمہارا حق ہے۔ کیا تمہارے خیال میں میں ایک لڑکی کی اس انفار میشن سے مطمئن ہو جاتا جو تم " لوگوں نے مجھے پروائیڈ کی تھی۔ بیٹا میں تمہارا استاد ہوں۔ سو یہ سمجھ لو کو جو انفو تم لوگوں نے پروائیڈ کی وہ اس سب کا ایک چھوٹا سا حصہ تھی جو بعد میں میں نے اپنے رسورسز سے حاصل کی۔ وہ غلط نہیں تھا جو بالہ نے تمہیں بتایا۔ مگر جو کچھ مجھے پڑتا یا وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مگر وہ میں تمہیں ابھی نہیں بتا سکتا، ہمارے پاس ٹائم اتنا نہیں۔ بس یہ سمجھ لو کہ یہ قاتلہ نہیں ہے۔ اور کیا اگر میں تمہیں اپنی بیٹی سے نکاح کے لئے ٹھیک کیا " تم تب بھی سوچنے کا وقت لیتے؟

آف کورس ناٹ " انکی اتنی بڑی بات کے بعد اب شک کی گنجائش نہیں تھی کہ ہالہ بہر حال بے قصور ہی ہے۔"

" تو پھر یہی سمجھو کہ میں تمہارا نکاح اپنی بیٹی کے ساتھ کروارہا ہوں۔ "

ہالہ جو کہ بر قعہ اتار چکی تھی اور نظریں نیچی کئے انکی باتیں سن رہی تھی۔ اویس عالم نے اسے محبت سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن نے ایک نظر اسکی آنسو برساتی نظروں کر کھا۔

مجھے منظور ہے میں مطمئن ضرور ہو گیا ہوں مگر الجھن ابھی بھی برقرار ہے کہ میری ہونے والی کا بیک گراونڈ "کیا ہے

"تصحیح کر لو بیوی نہیں ہونے والی منکوحہ؟"

کیا مطلب "اس نے الجھ کر انہیں دیکھا۔"

ابھی صرف نکاح ہو رہا ہے اسکی رخصتی نہیں، رہے گی وہ تمہارے ہی فلیٹ میں لیکن تمہاری منکوحہ کے روپ "میں۔ اتنی آسانی سے میں اپنی پیاری بیٹی کو تمہارے حوالے نہیں کر سکتا جس کے ساتھ صرف نکاح پر ہی جرح "ختم نہیں ہو رہی۔

یہ زیادتی ہے سر، ابھی تو گھنٹہ بھی نہیں ہوا آپ کو اپنی عزیز زبان بیٹی سے ملے کہ آپ نے پارٹی بدل لی ہے۔

اس نے انکی طوطا چشمی پر اعتراض کیا۔

www.kitabnagri.com

انہوں نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگایا۔

اگر تم میرے عزیز ترین دوست کے میٹے ہو تو ہالہ بھی ہمارے ایک بہت عزیز دوست کی بیٹی ہے اور ہماری "ایک بہت دیرینہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔ ایسے حالات کا تو سوچا نہیں تھا مگر۔۔۔" اس کس کندھوں پر ہاتھ جمائے انہوں نے اسے ایک اور حقیقت بتاتے ہوئے مزید الجھایا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

بیٹا تم ادھر ہی بیٹھوں ابھی سمیعہ بیٹی آرہی ہے۔ "انہوں نے حیران ضامن کے گندھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہالہ کو" مخاطب کیا اور ضامن کو لئے باہر چلے گئے۔

کبھی سوچا نہیں تھا کہ تیرے نکاح کا فنکشن میں ٹریک سوت میں اٹینڈ کروں گا" اسفند کے شرارتی انداز پر" ہلکی سی مسکراتٹ اسکے چہرے پر آ کر ختم ہو گئی۔

نکاح کے پیپر زپر سائنس کرتے ہی نجانے کیسے بہت سا طمینان اسکے اندر آیا یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا۔

ارے نوشے میاں کہ چہرے پر تو آج مسکراتٹ بھی آئی ہے " "شٹ اپ" اسفند کے چہکنے پر وہ بمشکل اپنی" مسکراہٹ روک سکا اور مصنوعی خنفلی سے اسے دیکھا۔

سب کے چلے جانے کی بعد اب صرف فلیٹ میں اویس عالم، عاصم ملک، ضامن، اسفند، ہالہ اور سمیعہ رہ گئے تھے جس کے آتے ہی انہوں نے نکاح شروع کیا تھا۔

اسفند جاؤ ہالہ اور سمیعہ کو باہر آنے کا کہو" عاصم صاحب کے کہنے پر وہ اس کمرے کی جانب بڑھا جہاں وہ دونوں" بیٹھی ہوئیں تھیں۔

ہالہ اور سمیعہ جیسے ہی لاونج میں آئیں ضامن نے پہلی مرتبہ اسے غور سے دیکھا۔ گندمی صاف رنگت، پانچ فٹ آٹھ اونچ قدم، نازک سا سر اپا، سیدھے گھنے لیبرز میں کٹے بال جس کی کچھ لٹیں اب بھی اسکے چہرے پر تھیں۔ روشن چمکدار اک عزم لئے آنکھیں جو مقابل پر اٹھیں تو انہیں ایک بار کے بعد دوسری مرتبہ دیکھنے پر ضرور مجبور کر دیں۔ اس وقت وہ لیمن کلر کی سرٹ میں گرین کلر کا دوپٹہ لئے اور ساتھ میں بلیک جیزز پہنے ہوئے

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ دونوں اتنے غیر معمولی حلیئے میں تھے کہ شاید ہی کبھی کوئی دلہن جیز کی پینٹ اور لان کی شرط میں اور کوئی دلہاڑیک سوت میں اپنے نکاح کا فنکشن اٹینڈ کر رہا ہو۔

ضامن خود پر حیران تھا کہ وہ کیوں اسکوا تنے غور سے دیکھ رہا ہے۔

صوفی پر عاصم صاحب کے ساتھ بیٹھنے سے پہلے اسکی نظر سامنے اٹھی تو ضامن کو دیکھا جو دائیں ہاتھ کی مٹھی کو ہونٹوں اور تھوڑی پر رکھے بڑی غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ہالہ کا دل زور سے دھڑکا۔ "جب اس کو بتا دیا ہے کہ میں کوئی قاتل و اتل نہیں ہوں پھر بھی یہ کھڑوس مجھے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے۔ اسٹوپڈ اس طریک سوت میں بھی کتنا ڈیشنسگ لگ رہا ہے۔" وہ خود سے الجھتی نظریں جھکا کر بیٹھ گئی اور دوبارہ ضامن کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔

لوگ نکاح کے چھوارے کھاتے ہیں اور ہم تمہارے نکاح کا ناشتہ کھارے ہے ہیں۔ بھائی تیرا ہر کام ہی نرالا ہے۔" اسفند ناشتے کے لئے چیزیں لاتا ہو ابو لala۔

شروع کرو بچو" اویس ملک کے کہنے پر سب نے اپنی اپنی پسند کی چیزیں لینا شروع کیں۔ بریڈ، آملیٹ، جیم، بٹر" سب موجود تھا۔

ہالہ نے جیسے ہی جیم لینے کے لئے بوٹل کو پکڑا، ضامن نے بھی اسی لمحے اسفند کی کسی بات پر اسے جواب دیتے ہاتھ بڑھایا اور بوٹل کی جگہ ہالہ کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں آیا۔

گو کہ اس نے ایک دم ہاتھ پیچھے کر لیا اور ہالہ نے بھی خفت زدہ ہوتے ہوئے ہاتھ پیچھے کر لی مگر اسفند کو جو اکھانسی سٹارٹ ہوئی تو پھر ضامن کا ایک ہاتھ کمر پر کھا کر ہی ختم ہوئی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن میں جانتا ہوں کہ تم اس سب معاملے کو لے کر بہت کنفیوژن ہو سو میں تمہیں کچھ حقیقتیں بتانا چاہتا ہوں "ناشتبہ کے بعد اولیس عالم نے ضامن کی کنفیوژن کو ختم کرنے کا سوچا۔

میں، عاصم اور سرفراز بیسٹ فرینڈز تھے۔ تینوں کا پیشن بھی ایک جیسا تھا۔ سو ہم تینوں نے سیکرٹ سروسرز" جوانئ کی اور خوش قسمتی سے ہم تینوں سلیکٹ ہو بھی گئے۔ انہی دنوں ہمیں رحمان شاہ کے متعلق کچھ کیسز بھی پہنچے جو کہ سرفراز کا سوتیلا بھائی بھی تھا۔ مگر بہت چھوٹے سے انکا ملنا جلنابند تھا۔ وہ بہت سے ملک دشمن عناصر کے ساتھ بھی کام کرتا تھا۔ ہم تینوں اپنی اپنی جگہ اسکے خلاف ثبوت آکھٹھے کر رہے تھے۔ اور وہ سب ثبوت ہم سرفراز کے پاس ہی محفوظ کرواتے تھے۔ نجانے اس شرپسند انسان کر کہاں سے شک ہو گیا سرفراز پر کہ پہلے تو اس نے انکے گھر آنا جانا بحال کیا حالانکہ سرفراز اتنے اچھے طریقے سے اس سے ملتا نہیں تھا۔ ہالہ تب بہت چھوٹی تھی شاید چار سال کی۔ ایک دن بھا بھی اور سرفراز کسی شادی سے آرہے تھے کہ اس نے راستے میں آئیں ٹینکر کو اس طریقے سے کھڑا کر دیا کہ دونوں کا تصادم ہوا اور وہ دونوں موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ ہالہ بھی انکے ساتھ تھی مگر اللہ نے اسکی جان بچانی تھی سو سرفراز کا ایک خاص آدمی تھا تنوری جس کو ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ ہالہ اس رات اسی کے پاس تھی۔ رحمان بھی یہی سمجھتا تھا کہ ہالہ بھی انہی کے ساتھ زندہ نہیں۔ مگر وہی بندہ ہالہ کو اولیس اولیس چھوڑ کر گیا اور اب وہ رحمان کے خاص بندوں میں سے ہے۔ کیونکہ وہ سرفراز کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔ گندگی کو ختم کرنے کے لئے اس میں اترنا پڑتا ہے۔ تنوری نے بھی بہت سال لگا کر اب رحمان کا اعتماد اس حد تک جیت لیا ہے کہ وہ بغیر کچھ سوچے اور دیکھے اسکی ہربات مانتا ہے۔ جب تم نے مجھے ہالہ کا بتایا اور میں نے اور عاصم نے اسکی انفار میشن پڑھی تو ہم تبھی جان گئے تھے کہ یہ ہمارے دیرینہ دوست کی بیٹی ہے۔ اسکے پھول کو اب ہم کسی صورت آندھیوں کے حوالے نہیں کر سکتے

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

تھے لہذا مجھے اسکے لئے تم لوگوں کے فلیٹ سے سیف جگہ کوئی نہیں لگی۔ "اویس عالم نے یہ سب بتاتے روتنی ہوئی ہالہ کو دیکھا جس کو اب عاصم ملک اپنے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔

مجھے تنویر کا پتہ چلا میں نے بہت خفیہ طریقے سے اسے کانٹیکٹ کیا ہالہ کے بارے میں انفارمیشن لیتے ہوئے" تھا۔ اس نے ساری بات ہمیں بتائی اور یہ بھی کہ رحمان نے ہالہ کو اٹھوا لیا تھا۔ اسی لئے کہ ہالہ نے اسکے خلاف جو رپورٹنگ کی تھی۔ وہاں بھی تنویر نے اسے نکلنے میں مدد دی۔ جس رات کو اشتہار بنا کر اسکے لیس ایچ او میٹ نے ہالہ کے خلاف اخبار میں آج قتل کا کیس چھپوا یا ہے۔ انٹیکٹ اسے اپنے ایک کارندے کو غلط نیت سے ہالہ کے کمرے میں بھیجا تھا۔ جس جگہ ہالہ کو اسے کڈنیپ کرو کر رکھا تھا وہاں کا ہولڈ تنویر کے پاس تھا اسے ہالہ کو اپنی حفاظت کے لئے ایک خبیر دیا تھا۔ سو ہالہ نے اسی کے ذریعے اپنی طرف سے اسے زخمی کیا مگر قسمت سے وہ اسکی لیسی وین پہ لگا جسکے ڈینج ہوتے ہی وہ موقع پر مر گیا اور ہالہ وہاں کی کھڑکی توڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور صحیح تک تم لوگوں کی گاڑی میں اسے پناہ لی

Kitab Nagri

میں چونکہ ایک کیس کے سلسلے میں وزیرستان جا رہا ہوں اور کچھ پتہ نہیں کہ کب تک آتا ہوں لہذا میں نے اور عاصم نے تھے کیا کہ جانے سے پہلے ہالہ کا کوئی بہتر انظام کر جاؤں۔ کوئی پتہ نہیں جو لوگ اس حد تک آگے جاسکتے ہیں وہ کل کو تمہارے فلیٹ پر بھی پہنچ سکتے ہیں سو ہمارے پاس کوئی ایسا ویڈیو ثبوت ہو ہالہ کو ان سے بچانے کا کہ "دنیا کی کوئی عدالت ہمیں جھٹلانہ سکے۔ بس تھی وجہ تھی اس جلدی کی

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے بتاتے ہوئے ہر وہ گرہ کھولی جو ضامن کو الجھائے ہوئے تھی۔ ضامن کو اگر اب یہ سب جانے کے بعد ہالہ سے محبت نہیں ہوئی تھی تو ناپسندیدگی بھی نہیں رہی تھی۔

انکے نکاح سے اگلے دن ہی کال آگئی ایک ضروری آپریشن کی جس کس لئے انہیں کوئی جانا تھا۔ اسفند تو اسی دن چلا گیا جبکہ ضامن نے اگلے دن جوانئ کرنا تھا اور واپسی جب تھی کسی کو کچھ تباہ نہیں تھا۔ ضامن نے اسی دن ہالہ کے لئے موبائل خریدا کہ بہر حال اسکے ساتھ کا نٹیکٹ کا کوئی سورس ہونا چاہیے۔ سمیعہ کو اسے اتنے دن ہالہ کے پاس رہنے کا کہا اسکے علاوہ دو بندوں کو اپنے فلیٹ کی فگرانی پر لگادیا۔

یہ میں آپکے لئے لایا ہوں سم اس میں میں نے ڈال دی ہے اور اپنا اور اسفند کا نمبر بھی فیڈ کر دیا ہے۔ "شام" میں جب وہ فلیٹ پر آیا تو ہالہ کو لاوائخ میں آنے کا کہا جو اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔

بیٹھ جائیں آپکو سسٹم سمجھا دیتا ہوں" اسے بدستور کھڑے دیکھ کر اس نے ٹوکا اور اپنے ساتھ صوف پر" بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

میں نے نہ تو پہلی مرتبہ موبائل دیکھا ہے اور نہ ہی میں اتنی پینڈو ہوں کہ مجھے آئی فون یوز کرنا آتا ہو۔ "اس" نے ضامن کی آفر کو خاطر میں لائے بغیر فون پکڑا اور اسے لاجواب کرتی جانے لگی۔

اسفند نہیں ہے تو کیا میں بھوک ہڑتال کروں۔" اسے ہالہ کو جتا یا کہ اسے اسے کچھ نہیں پوچھا تھا۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

یہ فلیٹ کس نے رینٹ پر لیا ہے ""میں نے "اس نے حیران ہوتے اسکی بات کا جواب دیا "توجہ فلیٹ آپکا،" کچن آپکا اور فرج بھی آپکا تجوہ مرضی بنائیں اور کھائیں، کوئی آپکو یہاں ٹرے میں سجا کر پیش نہیں کرے گا۔" طنزیہ انداز میں اسی کا طعنہ اسے مارتے ہوئے وہ بولی۔

ہاہاہا! گلڈ شوٹ۔۔۔ آپکے منہ سے جھٹر نے والے ان پھولوں کی وڈیو بنانکر، وہ بھی اپنے شوہر کے لئے ڈیڈی اور "سر کو سینڈ کرنی چاہئے جو آپکو بڑی بی بی بچی سمجھتے ہیں۔

قہقہہ لگاتے ہوئے وہ اسکے مقابل سینے پر ہاتھ باندھ کر کھٹرا ہوا۔ جان لیوا مسکراہٹ بدستور ہونٹوں پر تھی۔ اس سے پہلے کہ ہالہ کویہ مسکراہٹ جکڑتی اس نے فوراً نظریں اس پر سے ہٹائیں۔

مائندگی صرف نکاح ہوا ہے، آپ شوہر نہیں بن گئے "اس نے اویس عالم کی بات دھراتے کہا۔ اسے جتا کروہ کمرے میں چلی گئی۔

سر آپ نے صرف نکاح کر کے اچھا نہیں کیا۔ میری بیوی تو میرے قابو میں ہی نہیں "اسنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا اور کچن میں جا کر اپنے لئے خود کافی بنانے لگا۔

رات میں دونوں نے اپنے اپنے کمرے میں کھانا کھایا۔

آدمی رات گزر چکی تھی اور ہالہ کو ابھی تک نیند نہیں آرہی تھی۔ موبائل پر اس نے ضامن کا نمبر ضامن کو ایڈیٹ کر کے کھڑوس ایجنٹ کے نام سے سیو کر لیا پھر نجات کیا دماغ میں آئی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

آخر تھی تو مسٹر ایجنٹ کی منکوحہ تو پھر رسمی کیوں نہ ہوتی۔ دبے قدموں ضامن کے روم میں گئی۔ آہستہ سے دروازہ کھولا۔

ناٹ بلب کی روشنی میں اسے سامنے بیڈ پر ضامن لیٹا نظر آیا جو دوسرا جانب کروٹ لیئے سورہا تھا۔ دبے قدموں اس طرف گئی۔

نجانے کتنے دنوں بعد یہ چہرہ دیکھنے کو ملے بس دل کے مجبور کرنے پر اس نے سوتے میں ضامن کی پکھر ز لینے کا سوچا۔ وہ تو نجانے کب سے اس کھڑوس ایجنٹ سے خاموش محبت کر بیٹھی تھی۔

دو تین مختلف انگلز سے اسکی پکھر ز لے کر وہ اسی طرح دبے قدموں والپس جا رہی تھی کہ اپنے پیچھے ابھرنے والی آواز نے اسے فریز کر دیا۔

کسی کی یوں رات کے وقت بغیر پوچھے پکھر ز لینا بہت ہی غیر اخلاقی حرکت ہے چاہے اس بندے سے آپکا نکاح " ہی ہوا ہو۔ " ہالہ یہ بھول گئی تھی کہ سیکرٹ سروس زوالے سوتے میں بھی جاگ رہے ہوتے ہیں۔

وہ شرمندگی کے مارے جیسے ہی آگے بڑھی تو یکدم گھبر اہٹ میں اسکا پاؤں مڑا اور دھڑام سے نچے گری۔

ضامن ایک جست میں اٹھ کر اسکے پاس آیا۔ اسے بازو سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد دی اور بیڈ پر بٹھایا۔

آریوآل رائٹ " اس نے پریشانی سے اسکے آنسوؤں کو دیکھا۔ "

بال پیچھے ہٹاتے اس نے نفی میں جواب دیا جو گرنے کے باعث کچھر میں سے نکل آئے تھے۔

ضامن نے جلدی سے لائٹ آن کی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

کہاں چوٹ لگی ہے "اس نے تشویش سے اس سے پوچھا۔ ضامن اسکے قریب بیٹھ گیا۔"

پاؤں میں بہت درد ہو رہا ہے۔ مر گیا تھا۔ آپ کو کیا ضرورت تھی مجھے اس طرح ڈرانے کی "اس نے اپنی چوٹ کا بتاتے ہوئے شرمندگی مٹانے کو سارا الزام اسکے سر ڈالا۔

ضامن تو ششدرا اسکے الزام کو سن رہا تھا۔ پھر یکدم ہنسنے ہوئے سر کو نفی میں ہلایا اور اسکے قریب نچے بیٹھتے اسکے ٹراوڈر کا پائینچہ اوپر کیا۔

اور اسکے پاؤں کا جائزہ لیا۔ موچ آگئی تھی۔

میں نے نہیں ڈرایا چوری کی سزا ملی ہے۔" اس نے مسکراہٹ دباتے ہالہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جی نہیں ایسے کوئی شہزادہ گلفام نہیں آپ وہ تو میں اسکے کیمرے کا رزلٹ چیک کر رہی تھی "جتنا وہ خود کو" چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی عیاں ہو رہی تھی۔

یعنی مجھ سے زیادہ حسین منظر آپ کو نظر نہیں آیا جس کو آپ کیسی چیز کرتیں "ضامن کی بات نے اسکی بولتی بند" کی۔

آآ۔ کیا آپ باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں مجھے بہت درد ہو رہا ہے "ضامن کو جھٹکیاں دینے کی ہمت اسکی" جی دار منکوحہ ہی کر سکتی تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اس نے یکدم اسکے پاؤں کو ایک جھٹکا دیا۔ اس سے پہلے کے ہالہ کی چیخ بلند ہوتی ضامن نے ایک ہاتھ پھرتی سے اسکے منہ پر جمایا۔ ہالہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا نجات کیا تھا اسکی آنکھوں میں کے ہالہ کی پلکیں لرزیں اور اس نے نظریں جھکالیں۔

آئی ایم سوری "ضامن کی سرگوشی نما آواز نے اسکا دل دھڑکا دیا۔"

ضامن نے اسکے منہ سے ہاتھ پٹایا۔ اور نجات کیا ہوا کہ اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر کیمرہ نکلا ایک بازو ہالہ کے گرد پھیلایا۔ ہالہ نے حیرت سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ ضامن نے دوسرے ہاتھ میں موبائل لے کر اسکا فرنٹ کیمرہ آن کیا اور بولا "ایسے لیتے ہیں پکیچر" اس نے ہالہ کی حیرت زدہ نظروں میں دیکھا مسکرا یا اور اسکے ماتھے پر بوسہ لیا اور ساتھ ہی کلک کا بٹن دبایا۔

اس سے پہلے کے رات کا سحر اسے اپنی لپیٹ میں لیتا پیچھے ہوتے ضامن نے خود کو سنبھالا۔

میں آپکے لئے پین کلر اور دودھ لاتا ہوں" کہتے ساتھ ہی موبائل اسکے پاس رکھا اور باہر نکل گیا۔"

ہالہ سے دھڑکنیں قابو کرنا مشکل ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد اسے پین کلر اور دودھ دے کر اپنے ہی کمرے میں سونے کی تاکید کر کے دوسرے کمرے میں سونے چلا گیا۔

اسکے پلوپر لیتے اور اسکے کمفرٹر کو خود پر لے کر اسکی خوشبو محسوس کرنایہ سب اتنے خوش کن احساس تھے کہ اسے کس وقت نیند نے اپنی آغوش میں لیا وہ نہیں جانتی تھی۔ جبکہ دوسری جانب ضامن کو تو لوگ رہا تھا کہ آج کی رات نیند ہی نہیں آئی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

بہت مشکل سے اس نے کچھ دیر کے لئے سونے کی کوشش کی۔

صحیح آٹھ بجے ضامن کی آنکھ کھلی۔ دس بجے کی اسکی فلاںٹ تھی۔ وہ جلدی سے اٹھا۔ فریش ہو کر کچن میں آیا۔

یہ ہالہ کے انکے فلیٹ میں آنے کا بعد پہلی صحیح تھی کہ وہ خود ناشستہ بنارہا تھا۔

جلدی جلدی اس نے اپنے اور ہالہ کے لئے ناشستہ بنایا۔ اپنی رات والی بے اختیاری پر وہ خود بھی حیران تھا۔ یہ کیسا رشتہ تھا کہ وہ جو لڑکیوں سے الرجک تھا ب ایک لڑکی کے آگے اپنے دل کو جھکنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔ ناشستہ بنائ کر وہ اپنے روم میں گیا۔ ہالہ مزے سے سورہی تھی۔ اسے سوتے دیکھ کر بے اختیار ایک مسکرات اسکے چہرے پر آئی۔

بہت آہستہ سے وہ اسکے قریب گیا۔

اُس رسیلی ڈیفیکٹ ٹولیو یوناؤ۔ "وہی احساس اور بے اختیاری جو رات سے اسے اپنی پیٹ میں لے یے ہوئی" "کھینچ کر کچھ گستاخیاں کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔

اس نے خود پر کنٹرول کرتے، اپنا موبائل نکالا اور اس خوابیدہ وجود کی کچھ یادیں اپنے موجائل میں محفوظ کیں۔ اور پھر جھک کر اسکے سر پر بوسہ دیا۔

گیٹ اپ مائی لیڈی" بہت آہستہ سے کہہ کر اسکو کندھے سے ہلا یا جیسے ہی وہ اس نے آنکھیں کھولیں وہ پیچھے" ہوا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

"اٹھ جاؤ یار، میری دس بجے فلاٹ ہے۔

ہالہ جھچھکتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی۔

کین آئی سی یورفت؟" ضامن نے کمفرٹر ہٹانے سے پہلے اس سے اجازت لی۔"

ہالہ نے خود ہی پاؤں باہر نکالا۔

ضامن نے اچھے سے چیک کیا بس سویلنگ رہ گئی تھی۔

آپ پہلے فریش ہو کر بریک فاست کرو پھر جانے سے پہلے میں مساج کر دوں گا۔" یہ کہتے ساتھ ہی اسے ایک "لمحہ کا بھی کچھ سوچنے کا موقع دیئے بغیر ضامن نے جھک کر اسے بازوؤں میں اٹھایا اور واش روم کی جانب بڑھا۔
ہالہ تو نہ صرف شش درہ گئی بلکہ اسکی کیا حالت تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔

میں چل لیتی" اسکی گردن کے گرد بازو باندھے اسکی شرت کے بڑھ کو دیکھتے وہ جس گھبر اہٹ اور خفت سے "بولی یہ وہی جانتی تھی۔ ضامن کے ہونٹوں پر اسکی یہ حرکت مسکراہٹ لے آئی۔

www.kitabnagri.com
میرے پاس یہ چند منٹس ہی ہیں آپکی تیارداری کے لئے، پھر پتہ نہیں ہم کب ملتے ہیں، ملتے بھی ہیں یا" نہیں۔۔" اسے واش روم کے دروازے پر اتارتے اس نے اپنی جان لیوا مسکراہٹ میں اسے جکڑا۔ دروازے کی چوکھٹ پر رکھا ہالہ کا ہاتھ لرزتا۔ ابھی ابھی تو انہوں نے محبت کرنا سیکھا تھا ابھی تو اس رشتے کی ڈور کے کناروں پر وہ کھڑے تھے۔ ابھی سے جدائی کا خوف۔ ہالہ خاموشی سے لنگڑاتی ہوئی اندر بڑھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

منہ ہاتھ دھو کر جیسے ہی وہ باہر آئی ضامن نے دوبارہ اسے اٹھایا اور بیڈ پر بٹھا کر ناشستہ رکھا ساتھ خود بھی تیار ہونے لگا۔

ہالہ اداسی سے اس مکمل ماحول کو دیکھ رہی تھی۔ کتنا خوبصورت احساس تھا کہ وہ ضامن کے روم میں ہے پورے استحقاق کے ساتھ اسے اپنے آس پاس چلتا دیکھ رہی ہے۔ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں برش کرتے ضامن نے شراری مسکراہٹ سے اسے ایک ٹک خود کو تکتے دیکھا۔

مسز ناشستہ بھی کیا میرے ہاتھوں سے کرنا ہے۔ آئی کین سی یوان دامر۔ مجھے آج مسٹ اپنے مشن کے "لئیے نکلنا ہے۔ سو میں ابھی جب تک یہاں ہوں مجھے ایسے دیکھنے سے پر ہیز کریں یہ نہ ہو کہ اپنے مشن پر جانے کا ارادہ کینسل کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے ڈیڈی اور سر کو کال کر کے یہ کہنا پڑے کے آپکی چھیتی کی رخصتی آج ہی اس روم سے اس روم میں ہو گئی ہے۔ "ضامن کے اتنے بولڈ انداز نے اسکے ہاتھوں کے طو طے اڑادیئے تھے۔

ضامن مسلسل اپنی نظر وں کا فوکس اس پر رکھے ہوئے تھا ریڈی ہو کر اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

اب آپ بھی مجھے دیکھنا بند کریں نہیں تو یہ نہ ہو کہ اوپس انکل کو میں کال کر کے کہوں کے آپکا معصوم "سیکرٹ ایجنٹ آپکی شریف سی بیٹی کو تنہا سمجھ کر لائیں مار رہا ہے۔

کمر ضامن کے بیڈ سے ٹکائے نیچے دیکھتے ہوئے وہ بڑی ادا سے بولی۔

ہاہاہا! اسی لئے میں نے ان دونوں میں سے کسی کا نمبر اس میں سیو نہیں کیا ہوا۔ "اس نے ہالہ کے چڑاتے" ہوئے قہقہہ لگایا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

"یہ فاؤں ہے انکا بھی نمبر ایڈ کریں"

سوری ڈسیر" اس نے اسے مزید چڑاتے گھٹری دیکھی اسی لمحے فلیٹ کامیں ڈور کھلنے کی آواز آئی اور کچھ دیر بعد "سمیعہ اندر آئی مگر ہالہ اور ضامن کو ضامن ہی کے بیڈ روم میں دیکھ کر حیرت سے اسکامنہ کھل گیا۔

منہ بند کر لو اب، ہالہ کے پاؤں میں موچ آگئی ہے دھیان رکھنا۔ اس ٹیوب کا مساج کر دینا۔ کوئی گڑ بڑ لگے تو" مجھے فوراً انفارم کرنا۔ میں اب نکلوں" سمیعہ کو ہدایت دیتا وہ اپنا بیگ اٹھا کر ہالہ کی جانب مڑا اور اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔

ہالہ نے آہستگی سے تھام ضامن نے ہلاکا سادبا تے چھوڑا خدا حافظ کہا اور نکل گیا۔ جبکہ سمیعہ پریشانی سے اسکے پاؤں کا جائزہ لے رہی تھی۔

رات میں وہ دونوں ضامن اور اسفند کے ہی روم میں سونے کے لئے لیٹی تھیں۔ سمیعہ کو بہت خوشی ہوئی تھی ان دونوں کے خوشگوار تعلقات کا سن کر۔

سمیعہ سوچکی تھی جبکہ ہالہ کو کل رات کا ایک ایک منظر یاد آ رہا تھا۔

اس نے موبائل اٹھائی اور وہی پکھر نکالی جس میں ضامن اسکے ماتھے پر بوسہ دے رہا تھا۔ نجانے صحیح سے اب تک وہ کتنی مرتبہ یہ تصویر دیکھ چکی تھی مگر دل ہی نہیں بھر رہا تھا۔

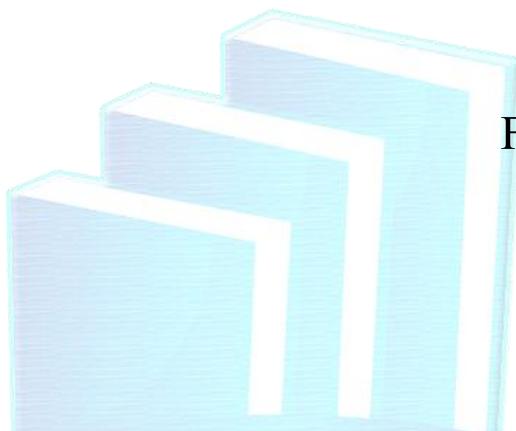
Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ ضامن کے خیالوں میں کھوئی تھی کہ واٹس ایپ پہ کھڑوس ایجنت کا میج آیا جس میں کسی سونگ کی
ٹیچپنٹ تھی۔ ہالہ نے سمیعہ کی پاس پڑی بینڈ فری اپنے موبائل میں لگائی۔

Phillip Laure

کی آواز نے سحر سا کھینچا



Faster than a shooting star

Baby you stole my heart

I never want it back

I never thought it'd be like this

believing in us

can feel so dangerous

when you're lost lost lost in love

you never wanna find your way out

when you're lost lost lost in love

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

you never want to be

you never want to be found

I feel so strange because of you

I have everything to lose

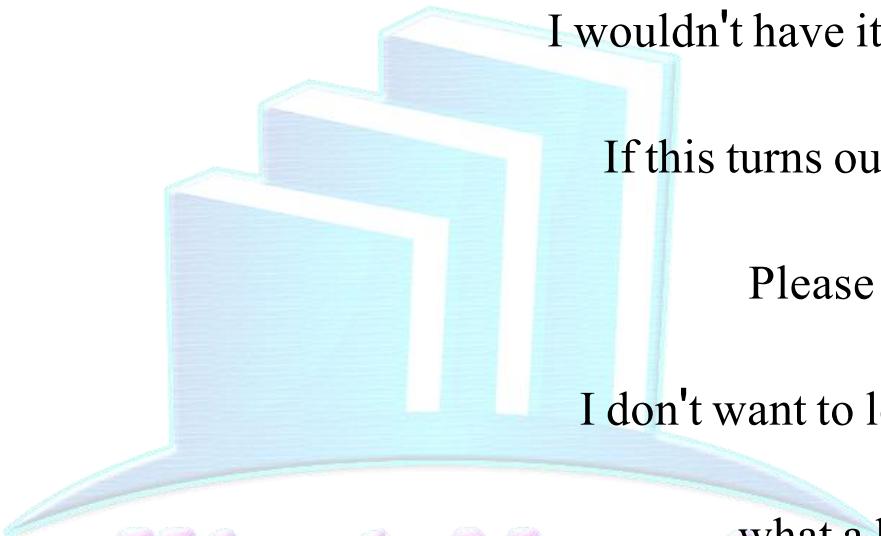
I wouldn't have it any other way

If this turns out to be a dream

Please don't wake me

I don't want to leave this place

what a lovely mystery



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

all the ways two hearts can meet

we were made to collide

you and i, you and i are lost

baby we're lost

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

what a lovely mystery

come on get lost with me

what a lovely mystery

come on get lost with me

get lost with me...

get lost with me...

get lost with me...

گانسنے کے دوران ہی ایک پچھر مسج آیا۔

جس میں ہالہ کی سوتے ہوئے کی پچھر تھی اور اس پر ضامن نے کیپیشن لکھی تھی "مای سلیپنگ بیوٹی کوئین" اس نے حیرت سے وہ تصویر دیکھتے ضامن کو مسج کیا۔

یہ آپ نے کب لی، مجھے چور کہا تھا اب یہ کیا ہے "ساتھ ایک غصے والا اموجی بھی بھیجا۔"

ضامن کا لافنگ اموجی آیا۔

جب میری منکوحہ ہو کر آپ پر میرارنگ چڑھ سکتا ہے اور آپ رات کی تاریکی میں رسک لے کر میری "تصویر لے سکتی ہیں تو ایک چور کا شوہر ہو کر میں دن کے اجالے میں یہ چوری کیوں نہیں کر سکتا

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

میں کہاں سے چور ہوں "اس نے حیرت والا اموجی مسج کے ساتھ بھیجا۔ "آپ نے نہ صرف میری تصویر "لی بلکہ Baby you stole my heart" سے

- اسکے اس اظہار پر اسے اپنے گال دکھتے ہوئے محسوس ہوئے

کین آئی کال یو" اسکے یہ جان لیوا انداز ہالہ کو اسکے عشق میں مبتلا کر رہے تھے۔

نو یو آر میلنگ می نروس" ہالہ کے اتنے کیوٹ انداز پہ ضامن بے ساختہ مسکرا یا۔"

آر یو بلشنگ۔۔۔ وانا سی یو مسز ڈونٹ وانا مس دس چانس" ضامن کے مسج کے ساتھ ڈھیر سارے کسنگ اور" ہار ٹس والے اموجی آئے۔

ہالہ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔ یہ اسکی زندگی میں پہلا رشتہ تھا جس کی محبت کو وہ پورے مان کے ساتھ محسوس کر رہی تھی۔ اور یہ رشتہ اسکے لئے بہت قیمتی تھا۔

اچانک آنسو اسکی آنکھوں سے روایا ہوئے اسکی محروم زندگی میں اللہ نے اچانک ضامن کی محبت دے کر سب محرومیاں جیسے ختم کر دیں تھیں۔

مسز ؟؟؟؟" کچھ دیر تک جب ہالہ کا مسج نہیں آیا تو ضامن نے تشویش سے مسج کیا۔"

ہالہ نے اپنے آنسو صاف کر کے جواب ٹائپ کیا۔

میں نے سمیعہ سے آپکے بارے کا نمبر لے لیا ہے ابھی انکو کال کر کے بتاتی ہوں آپکا سعادت مند آفیسر اپنے" "مشن کی فکر چھوڑ کر رات کے اس وقت ایک خوبصورت لڑکی کو تیک کر رہا ہے۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اسکے رسپلائی پر وہ بمشکل اپنا قہقہہ روک پایا۔ اللہ نے واقعی میاں بیوی کا رشتہ کتنا خوبصورت بنایا ہے کہ سارے دن کی تھکن اور سڑیں لے کر جب آدمی اپنی بیوی کے پاس آتا ہے تو وہ اسکی سب تھکن اپنی محبت میں سمیٹ لیتی ہے۔

آج کا اتنا ٹاف دن گزار کر اس وقت دور بیٹھی ہالہ نے جیسے اسکی ساری تھکن اپنی باتوں سے سمیٹ لی تھی۔

وہ خوبصورت لڑکی میری بیوی ہوتی ہے، سو سر کو میرے اس وقت آپکو تنگ کرنے پر کوئی اعتراض نہیں"

"ہو گا

تصحیح کر لیں، بیوی نہیں منکوحہ" ہالہ نے اسے جاتے ہوئے پھر سے چڑایا۔"

ہنی انشا اللہ واپس آ کر سب سے پہلے آپکی رخصتی ہی کروانی ہے۔ تاکہ پھر ہمارے درمیان دن اور رات کی کوئی

"قید نہ آسکے۔ ناؤ ہیو سویٹ ڈریمز آف یور کھڑوس ایجنٹ

آخری جملہ پڑھ کر وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ نجانے جانے سے پہلے کب ضامن نے اسکا سیل چیک کر لیا تھا۔ اف سیکرٹ ایجنٹ کی بیوی ہونا بھی خطرے سے خالی نہیں کچھ چھپا نہیں رہتا اس نے خفت سے مسکراتے ہوئے سوچا۔ اور ضامن کو گذناٹ کہہ کر سونے کے لئے لیٹ گئی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

بہت دنوں سے نہ تو ضامن کا کوئی فون آیا تھا اور نہ ہی مسج۔

صرف اسفند نے مسج کر کے اتنا بتا دیا تھا کہ کچھ دہشتگردوں کے ایریا زکوڑیں آئٹ کر لیا ہے سوانحی پر آج کل وہ تیزی سے کام کر رہے ہیں۔

اور ضامن تو اپنے کام کے سلسلے میں اتنا جزوی ہو جاتا ہے کہ اسے تو اپنی بھی ہوش نہیں ہوتی۔ ضامن کے بارے میں مختلف باتیں اسے سمیعہ سے پتہ چلتی تھیں۔

جیسا کہ اسکی فیملی میں اسکے ڈیڈی کے علاوہ ممی تھیں، ایک بھائی اور ایک چھوٹی بہن۔ بھائی پڑھائی کے سلسلے میں باہر ہوتا ہے جبکہ بہن ڈاکٹر بن رہی ہے۔

عاصم ملک جو کہ اب اسکے سر بھی تھے روزانہ اسے کال کرتے، اسکے علاوہ ضامن کی مدر اور بہن سے بھی اسکی اب بات چیت ہوتی رہتی تھی وہ تو اس سے ملنے کو بے چین تھیں۔

یار اتنے دنوں سے تمپہاں بند ہو، آؤ آج میں تمہیں باہر لے کر چلتی ہوں۔ "سمیعہ اور وہ شام میں چائے پی" رہیں تھیں۔

نجانے سمیعہ کو کیا سو جھی۔ کہ اس نے جھٹ پٹ باہر نکلنے کا پلیں بنالیا۔

"نہیں یار میں کیسے نکل سکتی ہوں"

ایسے ڈائر کہ میرے پاس جربا ب اور نقاب دونوں ہیں تو تم وہ کیری کرو گی۔ اسکے علاوہ اسفند کے کچھ خاص" بندے ہیں انکو میں کال کر کے کہتی ہوں وہ ہمیں فالو کریں گے۔ اور یہ بندی موذر سے لے کر گرنیڈ سب چلا

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

لیتی ہے۔ میں ویسے آئٹی میں ہوں مگر ٹریننگ میں نے سب لی ہوئی ہے۔ اور کچھ مشنر میں تمہارے میاں کو اسست بھی کر چکی ہوں۔ "ہالہ تو حیرت سے منہ کھولے اس دھان پان سی سمیعہ کو دیکھ رہی تھی۔

چلواب حیران بعد میں ہونا پہلے تیار ہو جاؤ۔" اس نے ہالہ کو اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور خود کسی کو کال کرنے چل" پڑی۔

ئے تھیں۔ وہ دونوں نقاب اور جربا ب پہنے ہو

ہالہ تو اتنے دنوں بعد باہر کی دنیا دیکھ رہی تھی۔ حالانکہ وہ نقاب میں تھی پھر بھی پریشان تھی۔

کسی مشہور بوتیک کے آگے سمیع نے گاڑی روکی۔ اندر جا کر وہ ہالہ کے لئے کپڑے سلیکٹ کرنے لگی۔

"تم میرے لئے کیوں لے رہی ہو، میرے پاس پیسے نہیں ہیں"

وہ جو ایک عدد تمہارا شوہر ہوتا ہے نہ اس نے مجھے تمہاری شاپنگ کے لئے جانے سے پہلے پیسے دیئے تھے۔"

"تمہارے اتنے امیر شوہر کے ہوتے ہوئے میرا تم پہ اپنے پیسے ضائع کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

سمیع کے اس انداز پر ہنسنے کے علاوہ نجانے کہاں سے ڈھیر دیں آنسو بھی اسکی آنکھوں میں سمت آئے۔ یہ احساس ہی اسکے لئے اتنا خوش کن تھا کہ اسکا کوئی رشتہ اب ایسا ہے جو اس کی فکر کرنے والا ہے، اسکی ضرورتوں کو سوچنے والا ہے۔ اب اسے پیسے کمانے کی فکر میں اور اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مئے در در کی ٹھوکریں رہیں کھانا پڑیں گی۔

جس وقت انکا پروگرام بننا ہالہ اتنی جلدی میں نکلی کے اسے اپنا موبائل رکھنا یاد نہیں رہا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

بہت دنوں کے بعد ضامن آج شام تھوڑا فری تھا سب سے پہلا خیال اسے ہالہ کو کال کرنے کا آیا۔ ایک دو مرتبہ جب اس نے کال کی اور ہالہ نے نہیں اٹھائی تو اسکی پریشانی بڑھنا شروع ہو گئی۔ اب تو اس کے ساتھ دل کا رشتہ جڑچکا تھا تو پریشانی کیوں کرنہ ہوتی۔

اب اس نے سمیعہ کو کال کی۔

وہ دونوں شاپنگ کر کے اب واپسی کے راستے پر تھیں۔ اسفند کے دو خاص بندے سول ڈریس میں سارا ٹائم انکے ساتھ رہے تھے۔

لو جی آگیا تمہارے میاں کافون، اب میری شامت آجائی ہے، تمہارا موبائل کہاں ہے "سمیعہ نے اسے بتاتے" موبائل کا پوچھا۔

"وہ تولاوچ میں ہی پڑا رہ گیا۔ مجھے یاد ہی نہیں رہا اٹھانا۔"

بس ہو گئی اب ہماری آٹمنگ پوری "ضامن سے ملنی والی متوقع ڈانٹ کا سوچتے اس نے موبائل پہ ضامن کی" کال کو لیں کیا۔

"کہاں ہو تم اور یہ ہالہ کہاں ہے فون کیوں اٹینڈ نہیں کر رہی۔"

ضامن کی پریشان آواز آئی۔

"وہ ایسا ہے کہ میں ہالہ کو تھوڑی دیر آٹمنگ کے لئے یہ لائی تھی۔"

سمیعہ نے ہمت کر کے سچ بتایا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہیو یو گون میڈ "ضامن اسکی بات پہ دھاڑا۔"

یارا سے پوری طرح نقاب میں لے کر آئی ہوں ڈونٹ یوری، اسفند کے دو بندے بھی ہمیں فالو کر رہے ہیں"

تو اتنی تمہیں اور ہالہ کو کیا مصیبت تھی اتنے پروٹو کول کے ساتھ باہر نکلنے کا رسک لینے کی، اسی لئے کیا میں" اسے تمہارے پاس چھوڑ کر گیا تھا

ضامن نے اچھی طرح اسکی کلاس لی۔

توبہ ہے ضامن تم تو کے عاشق بن گئے ہو۔ وہ بچاری آخر اس چار دیواری میں رہ کر تنگ پڑھ گئی ہے۔" انسان ہے وہ

وہ چار دیواری اسکے لئے بہت امپورٹنٹ ہے۔ اور خبردار جو دوبارہ یہ بے وقوفی کی۔ گھر پہنچ کر میری ہالہ سے" سکھیپ پر بات کرواؤ

لیں باس" اس نے شکر کرتے فون بند کیا۔"

لو جی میں نے تو ڈانٹ سن لی اب تم تیار ہو جاؤ" اس نے ہالہ کو ڈرایا۔"

فلیٹ پر پہنچتے ساتھ ہی سمیعہ نے سکھیپ پر ضامن کو وڈیو کال ملائی۔

وہ دونوں ضامن کے روم میں ہی بیڈ پر بیٹھی تھیں۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

کال پک ہوتے ہی ضامن کا چہرہ نظر آتے ہی ہالہ کو لگا ہر منظر روشن ہو گیا ہے۔ ہلکی سی شیو میں بلیک ٹی شرٹ اور ٹرائزر میں اپنے کیزوں حلیے میں بھی ہالہ کو بے حد ڈیشنسگ لگ رہا تھا۔

ہالہ کہاں ہے "سمیعہ کا چہرہ سکرین پر ابھرتے ہی اس نے پوچھا۔"

اف ضامن کتنے بے مرمت ہو بیوی کی پڑی ہے، صحیح کہتے ہیں بھا بھیاں آتے ہی بھائی بہنوں سے بدل جاتے" ہیں "سمیعہ کے دھائی دینے پر ہالہ اور ضامن دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ ابھری۔

بک بک نہیں کرو، ہالہ کو بلاو، آئی وانا سی ہر" ضامن نے اپنا لہجہ غصیلا بناتے ہوئے کہا"

مجھے کیا انعام ملے گا تمہاری بیوی کی منہ دکھائی کا" سمیعہ اسے تنگ کرنے پر بصد تھی۔"

اسفند اسے فون کر کے کسی کام پہ لگا۔ "اس نے زیچ ہو کر ساتھ بیٹھے اسفند کو کہا"

ہاہا! ضامن تم کتنے کیوٹ لگ رہے ہو اس عاشقوں والے گیٹ اپ میں "سمیعہ کو آج پہلی مرتبہ اسک ریکارڈ" لگانے کا موقعہ ملا تھا وہ کیسے مس کرتی۔

ابھی وہ ہنس ہنس کے بے حال ہو رہی تھی کہ اسفند کی موبائل پر کال آگئی۔

کاش تم اتنی ہی سعادت مندی کا مظاہرہ میرے لئے بھی کر لیا کرو۔ "اس نے فون کان سے لگاتے ہی اسفند کو" لٹاڑا۔ اور اٹھ کر باہر چلی گئی۔

ہالہ "وہ جو سمیعہ کو جاتا دیکھ رہی تھی۔ ضامن کی آواز پر لیپ ٹاپ کی سکریرن کی جانب دیکھا۔ جہاں ابھی بھی" ہالہ منظر سے آؤٹ تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اس نے لیپ ٹاپ کارخ اپنی جانب کیا۔

"اسلام علیکم" ہالہ کی تصویر آتے ہی اسفند اسکے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا سکا۔ سکائی بلیو پرنٹڈ شرٹ اور دوپٹہ "کندھوں پر لیئے آدھے کھلے آدھے بند بالوں میں وہ سیدھا ضامن کے دل میں اتر رہی تھی۔

ضامن! "وہ اسکی نظر وہ سے کنفیوز ہو رہی تھی۔"

آپ ٹھیک ہونے "ہالہ اسکی اتنی فکر اور محبت پر یکدم روپڑی۔"

واٹ ہمپنڈ یار، ٹھیک ہونے، ہالہ پلیز مجھے پریشان نہیں کرو" وہ اسکے رونے سے تڑپ اٹھا۔

میں ٹھیک ہوں، آ۔ آپ کیسے ہیں" اس نے اپنے آنسو صاف کر کے بدقت نظریں جھکا کر کھا اور ضامن کی نظریں اسکے علاوہ کہیں اور دیکھنے سے انکاری تھیں۔

ٹھیک ہوں روئیں کیوں" ضامن کی نظریں اب تک اسکی بھگی پلکوں میں اٹکی ہوئی تھیں۔"

ہالہ نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا۔ ایک مرتبہ پھر آنسوؤں کا گولہ اسکے حلق میں اٹکا۔

اسکے اپنی طرف نہ دیکھنے اور سنجیدہ چہرے نے اسکی وہ ہالہ ایسے پریشان کرو گی تو کیا میں ابھی فلاٹ پکڑ کے آ۔ "پریشانی بڑھائی۔ ا وہ

کچھ نہیں بس ویسے ہی" اس نے بمشکل آنسوؤں کو پیچھے دھکیل کریے الفاظ ادا کئی یے۔"

آریو شیور" ضامن نے بے یقینی سے پوچھا۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اوکے دین لک ایٹ داسکرین "ضامن نے اسے اپنی پچھر کی طرف دیکھنے کو کہا۔"

ہالہ نے بمشکل اسکرین پر نگاہ ڈالی جہاں اسکی جگر جگر کرتی نظریں اسی کو دیکھ رہیں تھیں۔

ضامن نے کچھ ٹائپ کر کے اسے سکائپ پر مسج کیا۔

ہالہ نے جیسے ہی مسج اوپن کیا تو کس والا اموجی دیکھ کروہ بلش کر گئی۔ ضامن دائیں ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر رکھے مسکراتی نظروں سے اسکے ایکسپریشنز دیکھ رہا تھا۔

آئی وش آئی کڈبی دیر" اسے بلش کرتے دیکھ کر ضامن نے جزوں سے چور آواز میں کہا۔

میں کال کاٹ رہی ہوں آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔" ہالہ نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ضامن نے "اسکی بات پر قہقہہ لگایا۔

یہ توازنام ہے میں تو اتنی دور بیٹھا ہوں" ضامن نے شراری نظروں سے اسے دیکھا۔ اسکی بات کا مفہوم سمجھتے ہی ہالہ نے اسے غصے سے گھورا۔

اور ساتھ ہی کال کاٹ دی۔

سیکنڈ بعد ہی اسکے موبائل کے بجھنے کی آواز لاوٹ سے آئی۔

ہالہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال پک کی۔

ہیلو" اس کی خفگی بھری آواز فون پر ابھری تو ضامن کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔"

"کل جب آپکے پاس ہوں گا تو پھر کہاں چھپیں گی۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

رئیلی "ضامن کی بات سمجھتے وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سمیت بولی۔"

"جی کل رات میں اور اسفندا پس آرہے ہیں"

"گریٹ"

ہالہ "ضامن کی پکارنے اسکا دل دھڑکایا۔"

آپ روئی کیوں تھیں "اسکے آنسوؤں نے ابھی تک اسے پریشان کیا ہوا تھا۔ وہ کیسے بتاتی کے اپنی محروم زندگی میں ضامن کی محبت اس کے لئے بہت قیمتی ہے۔

پھر سے آنسو اسکی آنکھوں میں سمنے۔

آئم میسنگ یو" اس کی بھیگی آواز کے اس مختصر سے اظہار کو ضامن نے پوری شدت سے محسوس کیا۔"

میسنگ یو ٹو سوئیٹ ہارت، ڈونٹ وری آئل بی دیر ٹو مورو، جسٹ ون نائٹ ہیز لیفٹ "ضامن کی محبت کو اسکے لئے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

خد احافظ کہہ کر اس نے فون بند کیا۔ مگر کبھی کبھی قسمت ویسا نہیں کرتی جیسا ہم سوچتے ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن وہ درنوں کچن میں مختلف ڈشز بنا رہیں تھیں ضامن اور اسفندر کے لئے جنہوں نے رات میں آنا تھا۔

"سمیعہ اگر زیست ٹائم کیا بتایا تھا اسفندر بھائی نے پہنچنے کا۔"

"یار دس بجے کہ کہا تھا۔"

سمیعہ نے مصروف سے انداز میں چکن کڑا، ہی بناتے ہوئے کہا۔

ہالہ نے لاونج میں لگی گھری دیکھی جس پر ابھی فقط پانچ بجے ہوئے تھے۔

اف ابھی پانچ گھنٹے بعد میں آپکو دیکھ پاؤں گی"۔ یہ سوچتے ہوئے وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ پانچ سیکنڈ بعد، ہی وہ اتنی تکلیف دہ خبر سنے گی۔

سمیعہ کے موبائل پر کال آئی۔ اس نے ایک ہاتھ سے ہندیا میں چیچ چلا تے دوسرے ہاتھ سے کال پک کی۔

ہیلو" اسکے ہیلو کہتے ہی جو خبر سنا ہی اس نے اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم، منہ تو ڈدوں گی میں تمہارا" غصے اور تکلیف کے ملے جلے احساسات سمیت وہ چلا گئی۔"

ہالہ جو کہ فریج میں دودھ رکھ رہی تھی۔ سمیعہ کی غصیلی آوازن کرو ہیں سن ہو گی۔

"کب ہوا یہ، کہاں ہیں وہ دونوں اوکے میں آرہی ہوں"

سمیعہ کی بھلگی آواز نے اسے جو کچھ باور کروا یا تھا وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔

سمیعہ فون بند کر کے اسکی طرف پلٹی جو فریج کے ساتھ شاکلڈ کھڑی اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

سمیعہ اسی کی جانب بڑھی۔

پلیز سمیعہ، ضامن کے بارے میں کوئی "نفی میں سر ہلاتے اس نے سمیعہ کے آنسوؤں سے تر" چہرے کو خوف سے دیکھتے ہوئے کہا اور دونوں ہاتھوں میں چہرہ لیئے وہیں بیٹھتی چلی گئی۔ وہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی جو ہو گیا تھا۔

ہالہ وہ دونوں آئی سی یو میں ہیں، ان کی گاڑی پر آج کسی نے فائرنگ کی تھی۔ اسلام آباد شفت کیا ہے انہیں۔" میں ارجمنٹ ٹکٹس کروار ہی ہوں ہم ابھی نکل رہے ہیں۔ اس وقت انہیں ہماری دعا کی ضرورت ہے آنسوؤں "کی نہیں۔ اٹھو اور اپنی چیزیں پیک کرو۔

سمیعہ نے خود کو کپووز کر کے اسے تسلی دی ساتھ ہی کسی کو دو پلین کی ٹکٹس کا کہا۔

اگلے ڈھاؤ گھنٹے بعد وہ پنڈی سم ایم ایچ میں تھیں۔ جہاں ان دونوں کی فیملیز موجود تھیں۔

ہالہ نقاب میں ہی تھی۔ سمیعہ اسکا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔

ہالہ سوائے عاصم ملک کے اور کسی کو بائیئے فیں نہیں جانتی تھی۔

وہ سیدھا انکے پاس گئی انہوں نے بڑھ کر اسکو اپنے ساتھ لگایا۔ کتنی محبت سے انہوں نے اسے ضامن کے نکاح میں دیا تھا۔ کل ہی ابھی ضامن نے ان سے ریکوئیسٹ کی تھی کہ لاہور جاتے ہی وہ جلد ہالہ کی رخصتی کروائیں۔

ہالہ کے لیئے اسکے لبھے میں چھپی محبت کا سن کرو وہ کتنے خوش ہوئے تھے اور آج۔

"کتنی خواہش تھی میری کے میں جلد از جلد تم سے ملوں مگر کیا پتہ تھا کہ ایسے حالات میں ملنا پڑھے گا۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہالہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ضامن کی ممی نے اسکارخ اپنی طرف کر کے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

ضامن کی بہن بھی اسکے گلے گلے کر بے اختیار روپڑی۔

اور ہالہ وہ تواب تک بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔ پھر وہ اسفند کے گھروالوں سے ملی۔

ضامن کے سر پر چوٹیں آئی ہیں جس کی وجہ سے کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہے۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دونوں کو بچانے کی لیکن بہر حال اصل بچانے والی ذات وہی ہے آپ لوگ بس دعا کریں۔ اللہ کرم کرے گا۔

ڈاکٹر ز آکر اپنے پروفیشنل انداز میں تسلی دے گئے۔ مگر یہ وہ دو فیملیز جانتی تھیں کہ ان پر کیا گزر رہی ہے۔

ہالہ کے تو آنسو نہیں رک رہے تھے۔



Kitab Nagri

اس کو اللہ نے اتنا قیمتی رشتہ دے کر آج سوی پر چڑھا دیا تھا۔
اے اللہ آپ تو جانتے ہیں نہ میرے پاس اس ایک رشتے کے علاوہ اور کوئی رشتہ نہیں۔ اپنے حبیب کے صدقے میرے لیئے اسے نی زندگی دے دیں۔ مجھے تو محبت کے معنی اب پتہ چلے تھے۔ میں نے تو ابھی اسے محسوس بھی نہیں کیا۔ آپ نے زندگی کے ہر قدم پر مجھے تکلیف دہ حالات سے بچایا۔ اللہ آج بھی مجھے میرے اس بہت اپنے کے بچھڑنے کے دکھ سے بچائیں۔ یہ تکلیف میرے بس سے باہر ہو رہی ہے۔ پلیز اللہ جی

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ساری رات سب کی آنکھوں میں کٹی اور صبح کی روشنی انکے لئے ایک نیزندگی لے کر آئی تھی۔ جب ڈاکٹر نے بتایا کہ دونوں خطرے سے باہر ہیں۔

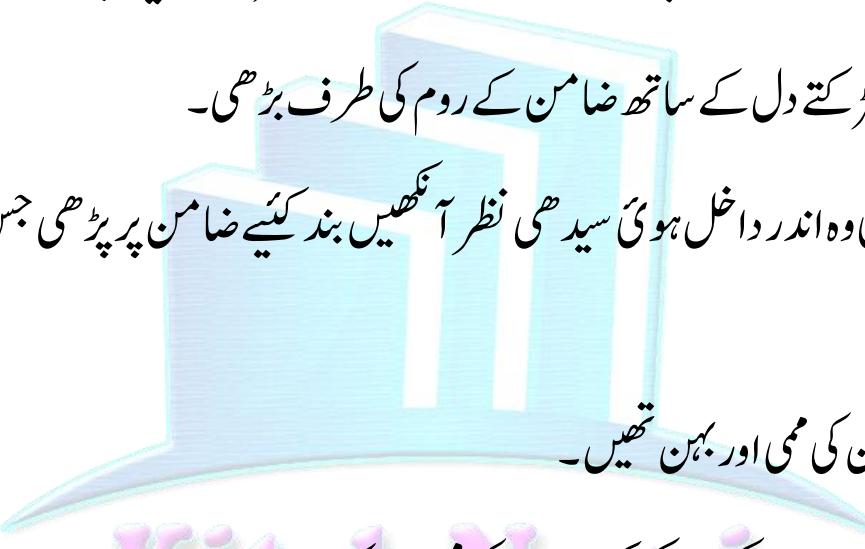
کچھ گھنٹوں بعد انہیں رومز میں شفت کر دیا گیا۔ ہالہ پہلے اسفند کو دیکھنے لگی۔ بالکل بھائیوں کی طرح ہر لمحہ اس نے ہالہ کا خیال رکھا تھا۔

اسفند اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اب وہ ہوش میں تھے۔ لیکن ڈاکٹر نے زیادہ بات چیت سے منع کیا تھا۔

اسفند سے مل کر وہ دھڑکتے دل کے ساتھ ضامن کے روم کی طرف بڑھی۔

دروازہ کھول کر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی سیدھی نظر آنکھیں بند کئے ضامن پر پڑھی جس کے سر پپٹیاں لپٹی تھیں۔

وہاں پہلے سے ہی ضامن کی ممی اور بہن تھیں۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہالہ کا نام سنتے ہی ضامن نے آنکھیں کھول کر گردن گھما کر اسے دیکھا۔

حیرت، خوشی محبت نہ جانے کون کون سے جذبے ہالہ کو سکی آنکھوں میں نظر آئے۔ وہ آہستہ سے چلتی اسکی ممی کی چینیر کے پاس کھڑی ہوئی جو ضامن کے بیڈ کے قریب رکھی ہوئی تھی۔

رمشا آؤ ذرا اسفند کو دیکھ آئیں۔ "اسکی ممی نے ان دونوں کو اکیلے میں ملنے کا موقع دیا اور روم سے باہر چلی" گئیں۔ ہالہ نظریں جھکائے ہوئے تھیں۔ جبکہ ضامن کی نظریں اس پر تھیں جو ابھی بھی نقاب میں تھیں۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہالہ "ضامن نے اسے پکارا اس نے چونک کے ضامن کو ایسے دیکھا جیسے ابھی تک اسکے زندہ سلامت ہونے کا" یقین ہی نہ ہو رہا ہو۔

ضامن نے اسے اپنے پاس بیٹھ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ آہستہ سے چلتی اسکے بیٹھ پر ٹک گئی۔

آئی وانا سی یو "ضامن کی بات سمجھتے اس نے آہستہ سے نقاب گرا یا۔ نظریں اسکی چھکی ہوئیں تھیں جن میں" آہستہ آہستہ آنسو اکٹھے ہو رہے تھے۔ اور بے اختیار پلکوں کی باڑھ توڑ کر باہر آگئے۔

ہنی ایسے نہیں کریں۔ "ضامن نے اسکے گود میں دھرے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بمشکل کہا۔"

ہالہ تو اس تسلی پر اور بھی بکھر گئی۔

اور بے اختیار اسکے سینے پر سر رکھ کر رو قی چلی گئی۔

ضامن نے آنکھیں بند کر کے اسکے گرد اپنا دایاں بازو پھیلایا۔

"ہنی پلیز سٹاپ کر اینیگ یور ٹیرز آر ہر ٹنگ می۔ آئم نوٹ ان دیٹ پوزیشن ٹو وائیپ دیم پر اپر لی۔"

www.kitabnagri.com

اسکی کمر سہلا تے وہ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا۔

ہالہ کو یکدم اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا تو فوراً سیدھی ہوئی اور ذرا سار خموڑ کر اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

اچانک ضامن نے اسے دیکھتے اسکا ہاتھ پکڑا ہالہ نے اسکی جانب دیکھا تو وہی دل کھینچ لینے والی مسکراہٹ اسکے چہرے پر تھی جو ہالہ کا دل اتھل پتھل کر دیتی تھی۔

ٹھینکس فار دس ان کنڈ یشن لو "ضامن اسکا ہاتھ ہو نٹوں تک لے جا کر بولا۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

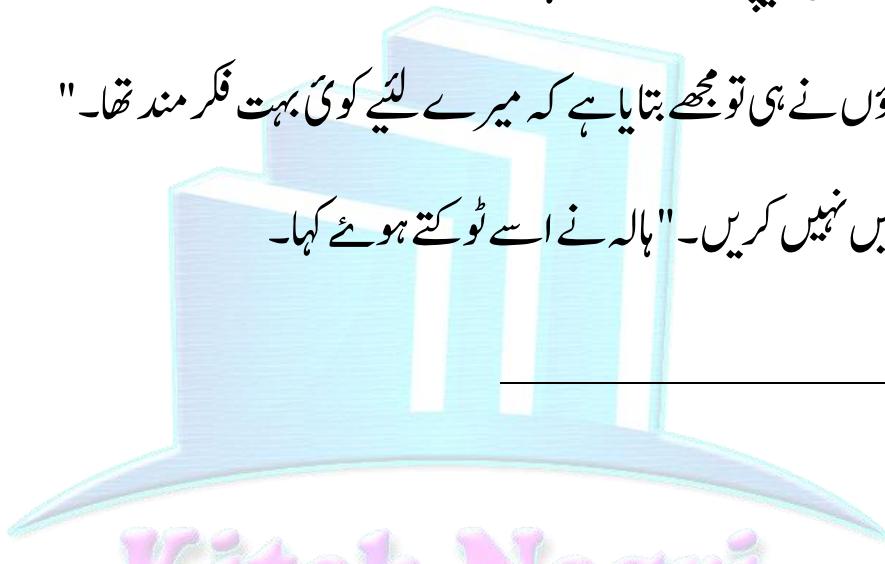
کوئی ایسے بھی کسی کی جان نکالتا ہے۔ "ہالہ نے خفگی سے کہا۔ اور اسکے پاس سے اٹھ کر بیدڑ کے پاس رکھی کرسی" کو اسکے بیدڑ کے اور پاس کر کے بیٹھ گئی۔

اور کوئی ایسے بھی اپنی جان کو تنگ کرتا ہے "ضامن نے اسی کے انداز میں کہتے اسکی بھگی پلکوں پر ہاتھ اپنے" دائیں ہاتھ کا انگوٹھا پھیرا۔

آیم سوری" ہالہ نے آنھیں نیچے کرتے ہوئے کہا۔"

"آہا۔۔۔ ان آنسوؤں نے ہی تو مجھے بتایا ہے کہ میرے لئے کوئی بہت فکر مند تھا۔"

اچھا اب آپ زیادہ باتیں نہیں کریں۔" ہالہ نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔



Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول، ناول، افسانہ، کالم، کونگریسپی، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

<http://www.kitabnagri.com/>

Page 1

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگلا پورا ہفتہ ضامن اور اسفند نے ہا سپیٹل میں گزارا پھر انہیں ڈسچارج کر دیا گیا اور دونوں کچھ عرصہ ریسٹ کے لئے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ ہالہ بھی ضامن کے گھر آچکی تھی اور ضامن کی بہن کے گھر اس کا قیام تھا۔ ایک کنال پر بنا ہوا یہ خوبصورت سا گھر مار گلہ ہلز کے سامنے تھا جہاں سے پہاڑوں کا خوبصورت منظر اس گھر کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا تھا۔

خاص طور پر ضامن کا رومن اور پر کی سٹوری پر تھا اور اسکے ٹیرس کے بالکل سامنے ہلز نظر آتی تھیں۔

<http://www.kitabnagri.com/>

Page 69

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

گھر آکر ضامن کے بہت سے کام ضامن کی ممی نے ہالہ کو سونپ دئے انہیں اپنی یہ کیوٹ سی بہو بہت پسند تھی اور اسکے پیر نٹس کے ساتھ بھی جو لگا تو تھا اس سے ہالہ انکو اور بھی عزیز تھی۔

ضامن تیزی سے ری کو رہا تھا اور اب تو چلنے بھی لگ گیا تھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ پرسوں سے جوانگ دوں" ناشتے پر سب کے ساتھ بیٹھے ہوئے ضامن نے کہا۔

ہاں ٹھیک ہے مگر میں چارہ تھا کہ اب رخصتی کر کے تمہارے ولیمے کا فنکشن اناؤنس کریں۔ "عاصم صاحب" کے کہنے پر اسکی نظر سامنے بیٹھی ہالہ کی طرف اٹھی اس نے بھی اسی لمحے ضامن کو دیکھا۔ اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھ کر ایک مسکراہٹ ضامن کے ہونٹوں پر آئی جس کو اس نے جوس کا گلاس پیتے ہوئے چھپایا۔

"ڈیڈی آئی تھنگ ولیمہ ابھی رہنے دیں کیونکہ گیدرنگ میں کوئی بھی پکھر ہالہ کی لیک ہو سکتی ہے اور ابھی کوئی "رسک لینا ٹھیک نہیں۔

ضامن کی بات انکے دل کو لگی۔

چلو تم لاہور سے چھٹیاں لے کر نیکست ویک تک آ جاؤ تو گھر میں ہی چھوٹا سا کوئی گیٹ ٹو گیدر کر لیتے ہیں۔ ہالہ "یہیں رہے گی۔

"ٹھیک ہے، آپ ارلی مورنگ کی میری فلاٹ بک کروادیں"

رات میں ضامن کی ممی نے اسے ضامن کی پینگ کرنے کے لئے کہا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن کہیں باہر گیا ہوا تھا ہالہ نے شکر کرتے جلدی سے جا کر اسکی پینگ شروع کی۔ ابھی وہ واش روم سے اسکی شیونگ کٹ لینے کی ہی تھی کہ اسکے روم کا ڈور کھلنے کی آواز آئی۔

اب ہالہ پریشان تھی کہ اندر ہی رہے یا باہر جائے۔

ضامن حسیے ہی اندر آیا تو سامنے بیڈ پر اپنا بیگ دیکھ کر ہی سمجھا کہ ممی اسکی چیزیں رکھ رہی ہیں۔

ممی میری وہ بلیک شرط ضرور رکھئے گا "واش روم کا کھلا دروازہ دیکھ کرو وہ ہی سمجھا کہ ممی اندر ہیں بیڈ کے" بائیں جانب لگے شیشے میں اپنے بالوں میں برش کر کے جسیے ہی وہ پلٹا ہالہ کو اپنی چیزیں رکھتا دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔

اوہو! شوہر کی خدمتیں ہو رہی ہیں۔ صح سے کہاں چھپی ہوئیں تھیں آپ۔ رخصتی کی بات اس لئے نہیں کی" تھی کہ آپ پر دھ طارٹ کر دیں۔ "ضامن اسکی جانب آتے ہوئے بولا۔

آپ چپ کر کے ابھی باہر چلے جائیں تاکہ میں سکون سے آپکی پینگ کر دوں۔ کچھ مس ہو گیا تو بعد میں مجھے "مت ڈانٹئیے گا۔

نا تو آج میں اس روم سے جاؤں گا اور نہ آپکو جانے دوں گا۔" ضامن کی بات پر اسکا منہ اور آنکھیں دونوں "کھل گئیں۔

لگتا ہے ابھی تک دماغ سے چوت کا اثر نہیں گیا" ہالہ نے چڑ کر اس پر طزر کیا جو بیڈ پر بیگ کے پاس بیٹھا دوں گا" ہاتھ پیچھے بیڈ پر رکھے اسے شراری مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

میرا خیال ہے میں ممی کو، ہی باقی کی پیکنگ کے لئے بھیجتی ہوں "اس نے خفگی سے منہ پھلا کر کمرے سے" جانے کے لئے قدم بڑھائے کے ہاتھ ضامن کی گرفت میں آگیا۔

اچھانہ یار اپنی کیوٹو سی بیوی کو تنگ نہ کروں تو کس کو کروں "اس نے کھڑے ہوتے ہالہ کے گال کو پیار سے" کھینچتے ہوئے کہا اور پھر بیڈ کے بالکل سامنے لگے سی ڈی پلٹسیر کے سامنے جا کر سی ڈیز چیک کرنے لگا۔ ہالہ نے سکھ کا سانس لیا۔

کچھ دیر بعد ایک سونگ سلیکٹ کر کے اس نے ہالہ کو پکارا۔

ایک وش پوری کر سکتی ہیں میری "ضامن نے بہت آس سے پوچھا۔"

وہ کیا" ہالہ نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے کہا وہ تھی سمجھی کہ کافی یا چاۓ کی فرمائش ہو گی۔"

ضامن نے پلے کا بٹن آن کیا اور ہالہ کے پاس آ کر اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔ "مے آئی ہالڈ یور ہینڈ لیڈی" اسکی مسکراہٹ نے ہالہ کو مسمر انہ کیا اس نے کچھ کنفیوڑ ہو کر اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

ضامن نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں سے کمپرا اتارا اور بیڈ پر اچھالا۔

شوہد رپر کھا اور اپنا بایاں ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھا۔ اسکا ایک ہاتھ اپنے

ہالہ حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اب اسٹری بیو پر

Norah Jones

کی آواز ابھری۔

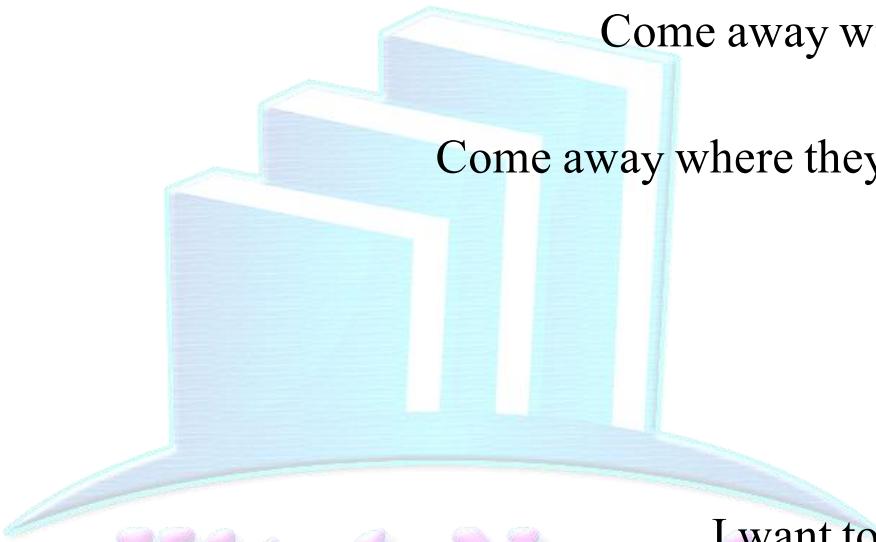
Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

Come away with me in the night

Come away with me

And I will write you a song



Come away with me on a bus

Come away where they can't tempt us

With their lies

I want to walk with you

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

On a cloudy day

In fields where the yellow grass grows knee-high

So won't you try to come

Come away with me and we'll kiss

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

On a mountaintop

Come away with me

And I'll never stop loving you

And I want to wake up with the rain

Falling on a tin roof

While I'm safe there in your arms

So all I ask is for you

To come away with me in the night

Come away with me

لُس جو ائن مائی اسٹیپس "آگے پیچھے اپنے پاؤں کو لے جاتے وہ اسے لائٹ رومانٹک کپل ڈانس کروارہتا۔"

- آئی کانٹ ڈودس ضامن "ہنستے ہوئے ہالہ بولی"

وائے آر یو ڈونگ دس "آہستہ آہستہ اسکے ساتھ فدم ملاتے ہالہ نے اسکی مسکراتی نظروں میں دیکھا۔"

کتنا ڈفرنٹ شخص اللہ نے اسے دیا تھا جو اسکے ہر نئے دن میں اسے سر پر ایز کرتا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

یہ میری بچپن کی وش تھی کہ میں اپنی والف کے ساتھ کپل ڈانس کروں "ضامن کے غیر سنجیدہ جواب نے" ہالہ کو قہقہہ لگانے پر مجبور کیا۔

ضامن نے محبت پاش نظروں سے اسکے ہنستے چہرے کو دیکھا۔

پچھلے کچھ دن وہ ہالہ کو اپنے لئے اتنا رو تادیکھ چکا تھا کہ اب اسکی ہنسٹی مسکراتی یاد اپنے ساتھ لے کر جانا جاتا تھا۔

بے اختیار ضامن نے اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے طربد سے محفوظ رہنے کی دعا کی۔

آئی وانٹ ٹومیک ایوری نائٹ اینڈ ڈے ممبر بیل دیٹ وی سینڈ ٹو گلیدر۔ "اسکی گم جھیر جذبوں سے چور آواز" پر ہالہ نے اسکے سینے پر سر رکھ کر خود کو اسکی جذبے لٹاثی نظروں سے چھپایا۔ ضامن اسکی معصوم سی ادا پر اپنی مسکراہٹ نہیں روک پای۔

اگلے دن صبح اسکی فلاٹ تھی۔ سب اسے چھوڑنے جا رہے تھے۔ ہالہ بھی ساتھ تھی نقاب میں۔

ضامن سب سے مل کر جانے لگا تو ہالہ آنسو صاف کرنے لگی کہ نجانے کیسے ہالہ کا نقاب نچے گر گیا۔ اس نے گھبرا کر جلدی سے نقاب اوپر کرنا چاہا کہ تب تک دیر ہو چکی تھی اور زمانشہ جس کی نظر غیر اختیاری طور پر ہالہ پر پڑھی تھی اسکے بغیر نقاب کے چہرے کو ششدھ کھڑا دیکھتا رہا۔ وہ بھی اسی فلاٹ سے لاہور جا رہا تھا۔ یہ وہی لیس اتیج اور تھا جس نے ہالہ کے قاتلہ ہونے کی خبر اخبار میں چھپوائی تھی اور یہ رحمان شاہ کا بیٹا بھی تھا۔

ڈیڈی آئی ہیوفاؤنڈ دیٹ نج "زمان شاہ نے اپنے باپ کو مسیح ٹائپ کیا۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہی باپ کی کال آگئی۔ اس نے ساری تفصیل اسے بتائی۔

عاصم ملک کو وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ سرفراز کے بیٹے فرینڈ بھی تھے۔ اور نہ ہی یہ جانتے تھے کہ ضامن ان کا بیٹا ہے۔

اتفاق سے دونوں جہاز میں بزنس کلاس میں تھے۔ ضامن آگے بیٹھا تھا اور زمان شاہ کو پچھلی سیٹ پر جانا تھا۔ جاتے جاتے اس نے بہت طریقے سے ضامن کی پکھڑ زاپنے موبائل میں لیں۔ اپنے کارندوں کو سینڈ کی۔

"آئی نیڈ آل دا انفار میشن ریگارڈنگ دس گائے ارجمنٹلی"

اور ساتھ ہی ایک اور بندے کو کال کی جو کہ اسلام آباد میں تھا اسے عاصم ملک کے گھر کی نگرانی پر لگایا۔ ضامن ہالہ کو سوچتے ہوئے بے حد اداس تھا مگر خوشی بھی تھی کہ اب ان کے ایک ہونے میں صرف ایک ہفتے کی دوری تھی۔

ہالہ کا کل کی ہنسی اور آج کی اداسی ہر ہر روپ اسکی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔ کانوں میں پینڈ فری لگانے سے سیٹ کی پشت سے ٹکائے وہ دشمن جاں اسے بے حد زیاد آ رہی تھی۔

پھر اس نے آنکھیں کھول کر ہالہ کے نمبر پر

Bryan Rice

کا سونگ شیر کیا

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہالہ نے جیسے ہی واٹس ایپ میسج اوپن کیا ضامن کے شیرڈ سانگ کو دیکھا۔ اس نے ہینڈ فری بیگ سے نکال کر کانوں میں لگائی۔ وہ لوگ گھر واپس جا رہے تھے۔ سب اپنی اپنی جگہ ضامن کے لئے ادا س تھے۔

ہالہ کو بہت اچھا لگتا تھا جب ضامن اپنی فیلر گز کے اظہار کے لئے ہالہ سے سونگز شنیر کرتا تھا۔

اب بھی

Bryan Rice

کی آواز نے ہالہ کا دل کھینچ لیا

Hey baby, when we are together, doing things that we love

Every time you're near I feel like I'm in heaven, feeling high

I don't want to let go, girl

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

I just need you to know girl

I don't wanna run away, baby you're the one I need tonight

No promises

Baby, now I need to hold you tight, I just wanna die in your arms

Here tonight

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

Hey baby, when we are together, doing things that we love

Every time you're near I feel like I'm in heaven, feeling high

I don't want to let go, girl

I just need you to know girl

I don't wanna run away, baby you're the one I need tonight

No promises

Baby, now I need to hold you tight, I just wanna die in your arms...

I don't want to run away, I want to stay forever, thru time and time

No promises

I don't wanna run away, I don't wanna be alone

No Promises

Baby, now I need to hold you tight, now and forever my love

No promises

ہالے نے سونگ سنتھ خامن کا ایک اور تیج ریسیو کیا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

مسنگ دالاسٹ ناٹ وائل سینگ ٹو دس سانگ

مسنگ یو ٹو ہبی "ہالہ نے بمشکل اپنے آنسو روکتے ہوئے کہا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پھر سے تپتی دھوپ" میں کھڑی ہو گئی ہو۔ ضامن کی موجودگی کسی ٹھنڈی چھاؤں سے کم نہیں تھی۔ مگر یہ سوچ کر خود کو تسلی دی کہ ایک ہفتے کی ہو تو بات ہے۔ پھر کوئی دوری انکے درمیاں نہیں آئے گی۔

لا ہور سے آگے ایک گاؤں میں رحمان شاہ نے اپنا اڈا بنایا ہوا تھا جہاں سب غلط کام وہ کرتا تھا۔ آج بھی وہ وہیں موجود تھا۔ زمان شاہ سیدھا اس اڈے پر پہنچا۔

جہاں رحمان بے چینی سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔ زمان شاہ لاونج میں داخل ہوا۔ باپ سے بغلگیر ہونے کے بعد اس نے ساری تفصیل پھر سے بتائی اور یہ بھی کہ اس نے عاصم کے گھر کی نگرانی شروع کروادی ہے۔ پھر اس نے ضامن کی تصویر بھی انہیں دکھائی۔

رحمان شاہ نے اسکے کندھے پر خوش ہو کر تھککی دی۔ ہالہ کی طرف تو بہت سے بد لے نکلتے تھے۔ ناصر وہ ثبوت جو ہالہ کے پاس تھے وہ نکلوانے تھے بلکہ وہ تمام ثبوت بھی انہیں چاہیے تھے جن کا علم صرف ہالہ کو تھا۔

کیونکہ سرفراز کی موت کے بعد اس نے بہت کوشش کی کہ اسے وہ ثبوت مل جائیں جو کہ اگر آئی ابیس آئی کے ہاتھ لگ جاتے تو اسے پھانسی کے پھندے سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔

ہالہ سے یہ غلطی ہوئی کہ جب رحمان شاہ نے اسے کڈنیپ کیا تو اس نے غصے میں کہہ دیا کہ وہ سرفراز کی بیٹی ہے اور اسکے پاس وہ تمام ثبوت ہیں جو وہ پولیس کو دکھا کر انہیں جیل کروائے گی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ان ثبوت کا علم صرف تنور کو تھا اور اس نے ہالہ کے بڑے ہونے کے بعد اسے بھی بتا دیا تھا۔

مگر یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنی بڑی بے وقوفی کر جائے گی اسی لئے اس نے ہالہ کو وہاں سے اس رات بھگا دیا تھا۔ اور انہی ثبوت کی وجہ سے رحمان شاہ اس کے خون کا پیاسا ہو گیا تھا۔

شام تک ضامن کے بارے میں زمان شاہ کو ساری انفار میشن مل چکی تھی سو ائے اس کے کہ ہالہ اسکے نکاح میں ہے۔

زمان اب اس لڑکی پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں۔ عاصم ملک جن ہے آئی میں آئی کا۔ "رحمان شاہ نے فکر مندی سے کہا۔

آپ فکر نہ کریں ایسا جال پھینکوں گا کہ مجھلی با آسانی میرے قابو میں آجائے گی۔ اس کمینی کا وہ بیگ دیں جو "اس رات یہیں رہ گیا تھا" اپنی شاطر مسکراہٹ سے اس نے باپ کو تسلی دی۔

دو دن بعد زمان شاہ ضامن کے آفس میں پہنچ چکا تھا جہاں وہ اپنے آرمی کے یونیفارم میں تھا۔

سر ایس اتیج او زمان شاہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں "ضامن اسکا نام سن کر ٹھہڑکا۔"

اندر بھیج دو" اس نے لمحے کے توقف کے بعد کہا۔ "

تحوڑی دیر بعد زمان شاہ اندر داخل ہوا۔

دونوں نے مصافحہ کیا۔

جی فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں آپکی" ضامن نے اس سے اپنے پروفیشنل انداز میں پوچھا۔ "

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

خدمت تو نہیں بس ایک ہماری قیمتی چیز آپکی تحویل میں ہے وہ چاہیے "زمان شاہ نے اپنی کرخت مسکراہٹ" سے ضامن سے کہا۔ ضامن یکدم الرٹ ہوا۔

"میں سمجھا نہیں"

"میری کزن ہالہ اسے کچھ دن پہلے میں نے اسلام آباد ائر پورٹ پر آپکی فیملی کے ساتھ دیکھا ہے۔"

تو" ضامن نے اپنی بے تاثر آنکھوں سے اسے دیکھا۔"

تو یہ کہ آپ اسے ہمیں واپس کریں اور یہ بھی کے ایک معصوم کی وہ جان لے کر وہ بھاگی ہے۔ میں چونکہ ایک ذمہ دار آفیسر ہوں اور میں رشته داروں کو بھی سزادینے سے گریز نہیں کرتا اور آپ کیسے آرمی آفیسر ہیں جس نے ایک قاتلہ کو پناہ دی ہوئی ہے۔

ہاہاہا! ذمہ دار جو اپنی ہی کزن کی عزت پر اپنے ماتحتوں سے ڈاکہ ڈلوائے "ضامن کے کہنے پر اس نے قہقهہ"

لگایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ کیا بکواس ہے "زمان کی بات نے اسکا دماغ بھک سے اڑا دیا

بکواس نہیں سچ ہے "زمان کی بات پر اس نے مٹھیاں بھینچی۔

ثبوت؟؟؟" ضامن نے چیلینجنگ نظر وں سے اسے دیکھا۔"

ضرور" خباثت سے مسکراتے اس نے اپنی جیب سے ایک پیپر نکال کر اسکی جانب بڑھایا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

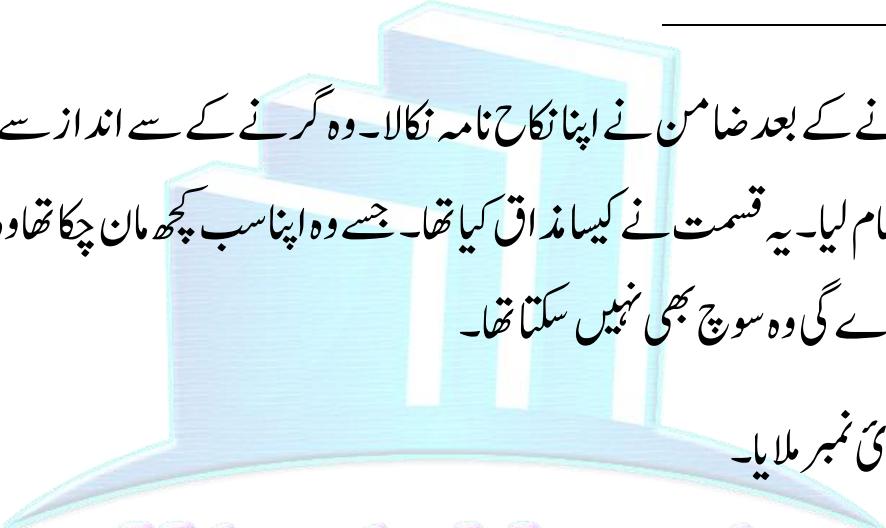
Posted On Kitab Nagri

ضامن نے غصے سے وہ بیپر اسکے ہاتھ سے لیا اور اسے پڑھ کر اسے لگا اسکے آفس کی جھپٹ اس پر گر گئی ہو۔

اتنا بڑا دھوکہ۔ "وہ نکاح نامہ تھا جس پر ہالہ کے ہی سائنس تھے۔ وہ ان سکنی پر برز کو کیسے بھول سکتا تھا۔"

امید کرتا ہوں جلد ہی اسے ہمارے حوالے کرو گے نہیں تو بندہ نکلوانے کے اور بھی بہت سے طریقے مجھے"

آتے ہیں "زمان شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا دھمکی دے کر اسے حیران پریشان چھوڑ کر چلا گیا۔



زمان شاہ کے چلے جانے کے بعد ضامن نے اپنا نکاح نامہ نکالا۔ وہ گرنے کے سے انداز سے اس پر بیٹھا اور سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ یہ قسمت نے کیسا مذاق کیا تھا۔ جسے وہ اپنا سب کچھ مان چکا تھا وہ اس طرح اسکے جذبوں کا استعمال کرے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اس نے فون اٹھا کر کوئی نمبر ملایا۔

اسلام آباد کی ویری نیکسٹ فلاست کب کی ہے اور اس میں ایک سیٹ او یلیبل ہو گی۔ نہیں بھی ہے تو کسی" طرح ارتخ کرو اکر مجھے کال کرو۔

پانچ منٹ بعد ہی اسکے ماتحت کی کال آئی۔

"ہیلو، او کے چار بجے ٹھیک ہے۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اس نے گھری پر ٹائم دیکھا تو تین نج رہے تھے۔ وہ اپنے آفس میں بنی الماری کی جانب بڑھا۔ وہاں سے جیز़ اور ٹی شرٹ نکالی۔ وہ آفس میں کچھ کپڑے ضرور رکھتا تھا کہ کبھی کبھار اسے وہیں سے آؤٹ آف سٹی جانا پڑھ جاتا تھا۔

وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھا۔

شام چھ بجے کا وقت تھا حالہ اس وقت گھر میں اکیلی تھی۔ رمشا اور ضامن کی ممی اسی کے لیے شانپنگ کرنے کیلئے تھیں۔ جبکہ عاصم صاحب بھی کسی دوست سے ملنے گئے ہوئے تھے۔

وہ لان میں رکھی کر سیوں پر بیٹھی شام کا منظر انجوائے کر رہی تھا کہ مین گیٹ سے ضامن کو آتے دیکھ کروہ حیرت اور خوشی سے یکدم اپنی جگہ سے اٹھی۔

ضامن سیدھا اسی کی جانب آیا۔

www.kitabnagri.com

"ممی کہاں ہیں"

نہ سلام دعا نہ کوئی گرم جو شی۔ ہالہ یکدم ٹھنڈی۔

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ، آپ نے بتایا ہی نہیں اپنے آنے کا "ہالہ نے خفگی سے کہا۔"

جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دو" ضامن کے سخت لمحے پر وہ ہر کا بکارہ گئی۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

می اور مشاشاپنگ کے لئے گئی ہیں اور ڈیڈی بھی نہیں ہیں "وہ بھی اب ان دونوں کو می اور ڈیڈی ہی کہتی" تھی کہ یہ تاکید انہوں نے ہی کی تھی۔

پانی کا گلاس لے کر میرے روم میں آؤ "ضامن غصے سے اسے حکم دیتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا۔"

ہالہ پریشان ہوتی پانی کا گلاس لے کر زینہ طے کرنے لگی۔

اسے تو ضامن کا جبی لہجہ پریشان کر رہا تھا۔

ناک کر کے وہ کمرے میں آئی تو نظر سامنے بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھے ضامن پر پڑی۔

وہ ڈرتے ہوئے اسکے پاس آئی اور پانی کا گلاس دیا جسے وہ ایک سانس میں خالی کر گیا۔ پھر غصے سے پاس کھڑی ہالہ کو دیکھا جو اسکی کے غصے کو سمجھنے سے قاصر تھی۔

ضامن کیا بات ہے کیا ہوا ہے "اس نے ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا اور ہی پوچھنا غصب ہو گیا۔"

ضامن نے پوری قوت سے گلاس سامنے دیوار پر دے مارا جو چنانکے سے ٹوٹ کر گرا اور ہالہ کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

کیا ہوا ہے --- کیا ہوا ہے مجھے --- یہ پوچھو کیا قیامت گزری ہے مجھ پر۔ "ضامن بیڈ سے اٹھتے زور سے چلا یا۔

یہ دیکھو --- دیکھو اسے کیا ہے یہ "ضامن نے غصے سے اسکے سامنے وہ نکاح نامہ لہرایا جو زمان شاہ اسے دیکھ کر گیا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہالہ نے لرztے ہاتھوں سے اسے پکڑا اور اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

یہ یہ---- جھوٹ ہے " بے اختیار آنسو اس کے گالوں پر پھسلے روئی ہوئی آواز میں اس نے اپنی بے گناہی کا" ثبوت دینا چاہا کہ ضامن کے زوردار تھپڑ سے وہ الٹ کرنے پڑے گری۔

ضامن نے کوئی پرواہ نہ کرتے اسکے پاس بیٹھتے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کیا اور اپنا نکاح نامہ اسکے آگے کیا۔

"اب اسکو دیکھو کہاں کوئی فرق ہے بتاؤ۔ مجھے

ضامن نے غصے سے دانت پیستے اسکے آگے زمین پر دونوں نکاح نامے رکھے اور اسکے بال جھٹکے سے چھوڑے۔
ہالہ دونوں کو دیکھ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ اس رات ایسا کچھ ہوا تھا۔ تو پھر کیسے اسکے سامنے انہیں پتہ چلے۔

پھر سپارک ہوا کہ اس رات اسکا بیگ وہیں رہ گیا تھا اور اسکی چیک بک۔۔۔ بس پھر وہ سب سمجھ گئی۔

www.kitabnagri.com

مگر اس نے ضامن کو کوئی وضاحت نہ دینے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ سب جھوٹ ہے مگر پھر بھی میں اب آپکو کوئی وضاحت نہیں دوں گی۔" ایک عزم سے اٹھتے وہ ضامن کے مقابل آ کر کھڑی ہوئی۔

کسی خوش فہمی میں مت رہنا تم اگر میری نہیں ہوئیں تو کسی کی بھی نہیں ہو گی میں زندہ تمہیں زمین میں " گاڑھ دوں گا مگر کسی اور کے حوالے نہیں کروں گا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن نے اسکے بازو کو سختی سے پکڑتے ہوئے کہا اور جھٹکے سے چھوڑ کر چلا گیا۔

جبکہ وہ قسمت کی اس ستم طریقی پر سوانح ماتم کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

ابھی وہ گھر سے باہر ہی نکلا تھا کہ اسے اویس عالم کی کال آگئی۔

کہاں ہو فوراً میرے پاس پی سی میں پہنچو "اویس عالم کسی کیس کے سلسلے میں راولپنڈی ہی آئے ہوئے تھے۔" اور پی سی میں ٹھہرے تھے۔ انہیں تنویر کے تھروں اس نقلی نکاح نامے کا پتہ چلا تھا۔ انہوں نے ضامن کے آفس کال کی وہاں سے پتہ چلا کہ وہ اسلام آباد آیا ہوا ہے۔ انہوں نے کال کر کے اسے فوراً بلا یا۔

ضامن کا دماغ اس وقت کھول رہا تھا۔

اس نے گاڑی کا رخ ہوٹل کی جانب کیا۔ پارکلگ میں گاڑی کھڑی کر کے اس نے دوبارہ انہیں کال کی اور کمرہ نمبر پوچھا۔ پھر سیدھا انکے کمرے کی جانب بڑھا۔

زمان آج تمہارے پاس آیا تھا" اس نے انہیں ساری کہانی کہہ سنائی۔"

تمہارے خیال میں یہ صحیح ہے یا غلط" انہوں نے اسے جانختی نظر وہ سے دیکھا۔"

سر وہ سائز ہالہ کے ہی ہیں۔ اور بالفرض نہیں ہیں تو انکے پاس کہاں سے اسکے اتنے اگزٹ سائز آئے "" ضامن کی بات پر وہ مسکرائے اور پھر اسکی تنویر سے بات کروائی جس نے اس چیک بک کا راز کھولا اور انکے ایک ماہر بندے کا بتایا جس نے ہالہ کے سائز کی کاپی کی تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن تو شش در رہ گیا۔۔۔ یہ کیا ہو گیا۔

اس نے کال بند کر کے فون اولیس صاحب کو پکڑا یا۔

اسکی حالت دیکھ کر انہیں یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ ہالہ کے ساتھ کچھ غلط کر بیٹھا ہے۔

ضامن غلط فہمی میں کس حد تک نقصان کر چکے ہو، کیا واپسی کا کوئی راستہ کھلا چھوڑ کر آئے ہو" انہیں سب سے پہلے شک یہی ہوا کہ کہیں ضامن ہالہ کو طلاق نہ دے آیا ہو۔

بہت برا کیا ہے پھر بھی شکر ہے کہ انہی کی حد تک نہیں پہنچا" ضامن انکی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے بولا۔"

ضامن جذبات کو عقل پر کبھی بھی حاوی مت آنے دینا آئندہ اور یاد رکھنا غلطیاں ہر کوئی کرتا ہے مگر ان سے ہمیشہ سبق سیکھنا دو ہر انامت۔ اللہ تم دونوں کے لئے بہتر کرے۔ وہ سب راز جو ہم نے سر فراز کو دیئے تھے اس نے بینک کے لا کر میں رکھائے تھے اور اب تنویر مجھے وہ سب دے چکا ہے۔ ہالہ کو بھی پتہ تھا اور اس نے غلطی سے انکو بتا کر اپنے لئے مزید خطرہ مول لے لیا۔ اب اس کی اور بھی زیادہ پروٹیکشن کی ضرورت ہے۔ کیونکہ رحمان کسی بھی وقت اب کچھ بھی کر سکتا ہے۔

اسکے اریسٹ وارنٹ میں بنوار ہا ہوں اور چیف آف آرمی ٹیاف کو انوالو کر رہا ہوں تاکہ اسکی بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔ امید ہے کل تک کام ہو جائے گا اور پھر ہی ہم اس پر ہاتھ ڈال سکیں گے۔ تب تک تمہیں بہت "الرٹ رہنا ہے۔"

ابھی وہ بات کر رہی رہے تھے کہ ضامن کے موبائل پر انجان نمبر سے کال آئی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو""میں نے کہا تھا نہ سیدھی طرح اسے میرے حوالے کر دو مگر تمہیں شاید بات سمجھ نہیں آئی۔ اپنی" چڑیا میں تمہاری قید سے نکال لایا ہوں مگر تم نے اسے جو پروٹیکشن پروائیڈر کرنے کی غلطی کی اسکی سزا جلد ہی "تمہیں ملے گی۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔"ہیلو، ہیلو۔۔۔" صحیح معنوں میں تو قیامت اب ٹوٹی تھی ضامن پر۔ زمان شاہ کی آواز نے گویا صور پھونکا تھا اسکے کانوں میں۔

کیا ہوا ہے" اوپس عالم نے سرپکڑے ضامن کو جھنجھوڑا۔"

اس باسٹرڈ نے ہالہ کو کڈنیپ کر لیا ہے۔" اسکے منه سے بمشکل یہ الفاظ نکلے۔"

فوراً گھر چلو" وہ دونوں تیزی سے ضامن کے گھر کے لئے نکلے۔"

ضامن کے چلے جانے کے بعد اسے لگا اس گھر میں اسکا دم گھٹ جائے گا۔ وہ کچھ دیر کے لئے یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔ اس نے آنسو صاف کئی۔ ضامن کے کمرے سے نکل کر وہ رمشا کے کمرے میں آئی چادر اپھے سے لی منه چھپایا نچے آئی اور باہر کے گیٹ کی جانب بڑھی۔

ایک غلطی ضامن نے کی تھی اس پر اعتبار نہ کر کے اب ایک غلطی ہالہ کر رہی تھی اس چار دیواری سے اکیلے نکلنے کی۔ اور پھر غلطیوں کا تاو ان تو بھرنا پڑتا ہے۔

چاچا پلیز دروازہ کھول دیں میں بس یہاں قریبی پارک تک جا رہی ہوں" اس نے چوکیدار کو کہا۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

"مگر بیٹا آپ کو کیلے جانے کی اجازت نہیں"

انہیں عاصم صاحب نے سختی سے منع کیا تھا کہ ہالہ کو کیلے نہ نکلنے دیں۔

"باہر انکل کے گارڈز ہیں نہ آپ انکو کہیں مجھے فالو کر لیں۔"

چاچانے انہیں فون کیا اور یوں ہالہ قریبی پارک تک آگئی۔

اس وقت وہ کہیں بھاگ جانا چاہتی تھی۔ وہ گال ابھی بھی سنسنار ہاتھا جہاں ضامن نے تھپڑ مارا تھا۔ اس تھپڑ سے بڑھ کر ضامن کی بے اعتباری اسے مار ڈال رہی تھی۔

کیا وہ اس قابل بھی نہیں تھی کہ اسے ایک موقع بھی ضامن دیتا۔

انہی سوچوں میں وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ پارک میں اس وقت اکاڈ کالوگ موجود تھے۔

ہالہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عاصم صاحب کے کارندوں کے علاوہ زمان کے بندے بھی اسے فالو کر رہے ہیں۔

زمان کے بندے ایک درخت کی اوٹ میں عاصم صاحب کے بندوں کا نشانہ لیتے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپسی گولیاں انکی جانب پھینکی جن کی پسٹل سے نکلنے کی کوئی آواز نہیں تھی اور انکے آگے ایسا لیکوڈ لگا تھا جو انسان کے جسم میں گولی کے تھرو جاتے ہی اسے کچھ دیر کے لیتے بے ہوش کر دیتا ہے۔

جیسے ہی عاصم صاحب کے کارندے بے ہوش ہوئے زمان کے ایک شخص ہالہ کے پاس آیا۔

جو بیچ پر ارد گرد سے بے گانہ بیٹھی تھی۔ اس نے پیچھے سے ایک رومال ہالہ کے چہرے پر رکھا اور آہستگی سے ہالہ کو اٹھا کر پارک کے پچھلے راستے سے نکل گیا جہاں زمان شاہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن اور اویس عالم جیسے ہی گھر پہنچے وہاں رہشا، ضامن کی ممی اور عاصم صاحب پہلے ہی موجود تھے جنہیں چوکیدار نے ہالہ کے گھر سے باہر پارک میں جانے کا بتا دیا تھا۔

انہوں نے اپنے مزید بندے پارک کی جانب بھیج دئے تھے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے انہیں ہاسپیٹل پہنچاؤ"

کیا ہوا" اویس صاحب نے عاصم ملک سے پوچھا۔"

وہ دولڑ کے جو ہالہ کو فالو کر رہے تھے وہ پارک میں بے ہوش ملے ہیں" انہوں نے تفصیل بتائی۔"

"مجھے سر باقر کو کال کرنی پڑے گی اب انہیں کھلا چھوڑنا خطرے سے خالی نہیں"

اویس عالم نے چیف آف آرمی سٹاف کا ذکر کرتے انہیں کال کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد انکے پی اے نے لائے تھرو کروائی۔

ہیلو سر! کیسے ہیں آپ۔ سر آپ کو کل ایک فائل بھیجوائی تھی۔ جی۔۔ جی رجمان شاہ کی۔ سر اسکے اڈوں پہ

ریڈ کرنا مست ہو گیا ہے کیونکہ اس نے ہمیں پرسنل اٹیک کیا ہے اور عاصم ملک کی بہو کو کچھ دیر پہلے کڈنیپ کیا ہے۔ سروہ بس ابھی تو نکاح کیا تھا۔ سر آپ کی پریشان ہو تو آج رات ہی۔۔۔ تھینک یو سر، اللہ جا فظ

انکی گفتگو سے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ سر باقر نے انہیں پریشان دے دی ہے۔

"سر نے کہا ہے آپ ریڈ کی تیاری کریں انکا ایک بندہ ابھی اسکے وارنٹ گرفتاری لے کر یہاں پہنچ رہا ہے۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے ضامن کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اسی وقت تنویر کی کال آگئی۔

ہاں تنویر کیا رپورٹ ہے۔ "اویس صاحب نے پوچھا۔"

سر وہ ہالہ کو لے کر اپنے اڈے پر ہی ہیں۔ جلد آپ لوگ پہنچیں میں یہاں کے کچھ راستے کلیئر کرواتا ہوں۔" اب بے فکر ہو کر آئیں۔ میں نے اپنی ایک الگ ٹیم اسکے خلاف بنائی ہوئی ہے۔ ہم آپکو اپڈیٹس دیتے رہیں گے۔

یہ کہتے ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی۔

لاہور کال کر کے سب کو والٹ کرو ضامن۔" انہوں نے ضامن کو ہدایت دے کر سمیعہ کو کال کی۔"

ہاں بیٹا میں تمہیں نمبر سینڈ کر رہا ہوں یہ تنویر کا ہے تم اپنے سوفٹ ویر پر اسکی لوکیشن ابھی سرچ آؤٹ کرو،" "ہم آج رات ہی ریڈ کر رہے ہیں۔

ئے ہی تھے کہ باقر صاحب کا بندہ وار نٹ گرفتاری لے کر آگیا۔ سمیعہ کو ہدایت دے کروہ فارغ ہو

انہوں نے پیپر زپکڑے۔ اور سیدھا آرمی اسیر میں پہنچ راستے میں ہیلی کاپٹر ریڈی کرنے کا کہا۔

انکے پہنچتے ہی تمام انتظامات پورے تھے۔

وہ اور ضامن ہیلی کاپٹر میں لاہور کی جانب روانہ ہوئے۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

یو بلڈی نج، ہمارے خلاف ثبوت دینے لگی تھی۔ بتا کدھر ہیں وہ پیپر ز۔ "زمان شاہ کچھ دیر پہلے ہی اسے لے کر" اپنے اڈے پر پہنچا تھا۔ اوپر والی سٹوری میں ایک بیدڑوم میں اسے لے کر پہنچا۔
اسکے منہ پر ایک زور دار تھپڑ مارتے ہوئے غصے سے بولا۔

"مر جاؤں گی مگر کوئی ثبوت تمہارے حوالے نہیں کروں گی۔"

اتنا بھاری تھپڑ کھانے کے باوجود وہ نذر لجھے میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔

تنویر بھی پاس کھڑا بمشکل خود پر قابو رکھے کھڑا تھا۔

بہر حال وہ انکے ریڈ سے پہلے زمان شاہ یا رحمان شاہ کو کسی قسم کا شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ وہ ان کا بندہ نہیں۔

کیا بکواس کی ہے "زمان شاہ تو بھر گیا اور پھر تھپڑوں کی بارش اس نے ہالہ کے منہ پر کر دی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باندھواں نج کو کل تک ایک دو اور اس سے بھی خطرناک خوراکیں ملیں گیں نہ تو سیدھی ہو جائے گی۔ اکڑتی ہے زمان شاہ کے آگے جس سے ایک زمانہ پناہ مانگتا ہے۔ "زمان شاہ منہ سے کف اڑاتا تنویر کو کہا کر چلا گیا۔

وہ آہستہ سے اسکے قریب آیا۔ آہستہ سے اسے سیدھا کیا تو اس کا دل کٹ گیا ہالہ کا سو جا چہرہ دیکھ کر۔

اپنے جس دوست نما بھائی اور اسکی اولاد کے لئے اس نے عمر تیاگ دی آج اسکے سامنے اسکا کیا حال ہوا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اس نے بمشکل اپنے آنسو روکے کیونکہ اس وقت جذبات سے نہیں عقل سے کام لینے کا وقت تھا۔ ذرا سی بھی چوک ہوتی تو ہالہ ان سب کے ہاتھ سے نکل جاتی۔ لہذا اس نے اپنے جذبات کو قابو کیا۔

--

ہیلی کا پڑھ سے اتر کروہ دونوں ہیڈ کوارٹر پہنچے جہاں انکی پوری ٹیم پہلے سے ہی تیار تھی۔

سمیعہ نے جگہ ٹریس آؤٹ کر کے پورا میپ انکے سامنے کھولا۔ ساتھ ساتھ تنویر کے میسجز بھی آرہے تھے کہ کون کون سا ایریا انہوں نے خالی کروالیا ہے۔

سوائے سمیعہ اور اسفند کے اور کسی کو نہیں پتہ تھا کہ اس ریڈ میں ضامن کی بیوی کو بھی بازیاب کروانا ہے۔

وہ سب اللہ کا نام لے کر گاڑیوں میں نکلے۔ سمیعہ بھی ساتھ تھی اور وقار فتوح میپ سے وہی سارا راستہ بتا رہی تھی۔

اس ایریا سے کوئی سو گز کی زمیں پر صرف اوپنجی اوپنجی گھاس اور درخت تھے۔ دور سے دیکھنے پر کوئی یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہاں کچھ دور کوئی رہائش بھی ہو سکتی ہے۔

ضامن گاڑیوں سے اترتا اپنی ٹیم کو لیڈ کر تاز میں پر لیٹ کر آگے بڑھ رہا تھا۔

یہاں تک کہ وہ رہائشی ایریا کے پاس آگئے۔

ضامن نے سب کو مختلف راستوں سے اندر جانے کو کہا۔

tnovir بتاچکا تھا کہ ہالہ کو اوپر کے پورشن میں رکھا گیا ہے۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ضامن اسفند کو اپنی ڈیوٹی ٹرانسفر کر کے خود اوپر کے پورشن کی طرف پانی کی پائپ سے چڑھا۔ کسی سانپ کی طرح وہ اس کمرے کی کھڑکی کے پاس پہنچا جہاں ہالہ تھی۔

ئے۔ ضامن نے کھڑکی سے ذرا سا جھانک کر دیکھا تو اسے زمان شاہ اور رحمان شاہ نظر آ

کچھ منہ کھولا ہے اس نے یا نہیں "رحمان شاہ غصے سے اسے گھورتا ہوا بولا۔"

نہیں بہت ڈھیٹ ہے۔ "زمان شاہ کی لال انگارہ آنکھیں اس پر جمیں تھیں۔"

بس پھر آج کی رات تم اس کمرے میں رہ کر اسے اپنی زبان میں سمجھاؤ" ابھی رحمان شاہ کی بات پوری نہیں" ہوئی تھی کہ نیچے سے فائزگنگ کی آواز آئی۔

یہ کیا ہوا ہے۔ تم اسکو نہیں چھوڑنا" رحمان شاہ گھبرا کر بجا گا۔"

اسی لمحے ضامن شیشے کو توڑتا ہوا کمرے میں آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکے وہم و گان میں نہیں تھا کہ اتنی جلدی یہ لوگ کوئی ایکشن لے لیں گے۔

وہ اس وقت خالی ہاتھ تھا۔

ضامن نے گن کارخ اسکی جانب کر کے اسے ہاتھ اٹھانے کا کہا۔

ہالہ کو جس کرسی سے باندھا گیا تھا اسکی پشت ضامن کی جانب تھی۔ اس نے ابھی ہالہ کو نہیں دیکھا تھا اور نہ ہالہ نے اسے۔ مگر اسے پتہ چل گیا تھا کہ اسکا نجات دہنده آگیا ہے۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہاں میں تمہارا باپ۔ "ضامن نے دانت پیستے اسے کہا۔ اب نیچے سے فائزگ کی آواز آنی بند ہو گئی تھی۔ ہاں نے ہاتھ بڑھا کر ہالہ کی کرسی کا رخ اپنی جانب کیا اور جو چہرہ اسکے سامنے تھا اس نے اسکے اندر غصے کی شدید لہر پیدا کی۔

جگہ جگہ نیل اور پھٹا ہونٹ جس پر اب خون جنم چکا تھا۔

ضامن کو ہالہ کی جانب متوجہ دیکھ کر زمان نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ضامن کی گن سے نکلنے والی گولی نے اسکی ٹانگ زخمی کر کے اسکی کوشش ناکام بنادی تھی۔

زمان یہ بھول گیا تھا کہ سیکرٹ ایجنٹس کی دونہیں دس آنکھیں ہوتی ہیں۔

اسی وفت تو نویر اندر آیا۔

"ضامن ہالہ کو لے کر چلو۔ سب کو ہم نے قابو کر لیا ہے۔"

زمان تو نویر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن کر ششد رہ گیا۔ اب اسے سمجھ آگیا کہ ضامن لوگ کیسے اتنی جلدی حرکت میں آگئے۔

آستین کے سانپ "زمان نویر پر پھنکا را مگر زخمی ٹانگ کی وجہ سے کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔"

آپ ہالہ کو لے کر جائیں۔ اس کمینے کو میں اسکے انجام تک پہنچا کر آؤں گا۔ جس نے میری زندگی کو ختم کرنے کی کوشش کی اسے میں اتنی آسانی سے معاف نہیں کر سکتا۔ ڈرل مشین کہاں ہے "اس نے اپنی نظریں زمان پر جماتے ہوئے کہا جن میں سے چنگاریاں نکل رہیں تھیں۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ا۔ تنویر نے اس کمرے کی ایک الماری سے ڈرل مشین نکال کر ضامن کو دی۔

ضامن "ہالہ نے پریشان ہو کر اسے دیکھا۔"

انکل اسے لے جائیں "ضامن تو جیسے ہالہ کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا"

تنویر ہالہ کے ہاتھ پاؤں کھول کر اسے لے کر باہر نکل گی

انکل ضامن کیا کرنے لگے ہیں اسکے ساتھ "ہالہ نے باہر آ کر دھشت سے تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

ساتھ ہی اندر سے ڈرل کی اور کسی کی دل دوز چیزوں کی آواز آئی۔

یہ۔۔۔۔۔ ہالہ تو دھشت سے کچھ بول بھی نہیں پائی۔"

اس نے میری جس پیاری بیٹی کا یہ حال کیا ہے تو ایک گولی اسکا بدله لینے کے لئے کافی نہیں تھی۔ بس اب تم چلو" یہاں سے "یہ کہتے ساتھ ہی وہ ششدھر کھڑی ہالہ کو لے کر باہر آگئے۔

www.kitabnagri.com

اگلے کچھ دنوں میں رحمان کا سارا نہ صرف گینگ کپڑا جا چکا تھا اور ان کے توسط سے بہت سے اور شرپسند گروہوں کو کپڑا جا چکا تھا۔ جو پاکستان میں مختلف جگہوں پر دہشتگردی کے واقعات میں انوالوں تھے۔

رحمان سے انہوں نے یہ بھی کنفیس کروالیا تھا کہ سرفراز کو اس رات اسی نے مروا یا تھا اور اس جرم میں اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اسفند اور سمیعہ کی شادی طے ہو گئی تھی۔ ہالہ کو عاصم صاحب اپنے گھر لے آئے تھے۔ جبکہ ضامن کا سب نے بائیکاٹ کیا تھا کیونکہ ہالہ نے سب کو اس شام کی تھپڑوالی بات بتا کر رخصتی سے انکار کر دیا تھا جو ہالہ کے چہرے کے زخم ٹھیک ہونے کے ہفتے بعد رکھی تھی۔

مگر وہ سب جاننے کے بعد سب نے اسکا ساتھ دیا تھا اور اسکا اپنے ہی گھر میں داخلہ ممنوع کر دیا تھا۔ ضامن کو دو ہفتے سے ڈیا دہ ہو گئے تھے۔ روزوہ ہالہ کو کالز کرتا اور ڈھیر و میسجز مگر وہ کسی کارسیپلائی نہیں کر رہی تھی۔



ایک دن تنگ آکر اس نے بہن کو فون کیا۔

کیوں فون کیا ہے آپ نے مجھے "وہ غصے سے بولی۔"

یار کیا ہو گیا ہے تم سب کو بس کر دواب۔ بھا بھی بھائی سے زیادہ پیاری ہو گئی ہے۔ یاد کرو وہ دن جب میں "تمہاری ایک بک ڈھونڈنے کے لئے ٹریننگ سے تھکا ہوا آیا تھا اور پھر بھی سارا دن سڑکوں پر مارا مارا پھر تھا۔ وہ دن بھی یاد کرو جب بارش میں گاڑی خراب ہوئی تھی اور سر دیوں کی بارش میں تمہیں بھیگنے سے بچانے کے لئے میں ورکشاپ تک گاڑی کو دھکا لگا کر لے گیا تھا۔ اور آج میری ایک غلط فہمی کی تم سب اتنی کڑی سزادے رہے ہو۔ میں اپنی فیملی ہوتے ہوئے تھا ہو گیا ہوں" ضامن نے پوری طرح پلینگ کر کے رمشا کو گھیرا تھا اور اپنی جذباتی ایکٹنگ پر اسکا دل کیا خود کو آسکر دے دے۔

اچھا بھائی بس کرو میں تو کب کا تمہیں معاف کر چکی ہوں مگر بھا بھی کچھ سننے کو تیار ہی نہیں۔ آخر رمشا اسکی "جذباتی باتوں کے زیر اثر آہی گئی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

تمہاری بھا بھی کی تو اپسی کی تیسی اب وہ میری پلینگ دیکھے "یہ سب وہ صرف وہ دل میں ہی سوچ سکا۔"

تم بس میری تھوڑی ہسپلپ کر دو جیسے جیسے میں کہوں ویسے ہی کرنا اور ہاں پلیز اسکی کوئی پکھر ہی سینڈ کر دو۔ وانا" سی ہر" رمشا کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے آخر میں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے کہا۔

"رمشا خود بھی اپنے بھائی بھا بھی کو اب اکٹھے دیکھنا چاہتی اوکے وہ تو میں ابھی کر دیتی ہوں۔ اوکے بائئے نا"

تھی۔

بھا بھی واکتنی کیوٹ لگ رہی ہیں آپ اس کلر میں چلیں ایک سیلفی ہو جائے "وہ جولاونج میں بیٹھی سمیعہ کی" شادی میں پہنے کے لئے کپڑوں کے ڈیزائن دیکھ رہی تھی رمشا کی اس معصوم سی فرمائش پر بے اختیار اس پر اسے بہت پیار آیا۔

اگر بھا بھی کو پتہ چل جائے کہ کس مقصد سے یہ پکھر لے رہی ہوں تو یہ ہاتھ جو میرے گرد پیار سے لپٹا ہے "میری گردن دبانے میں ایک سینڈ کی دیرنہ لگائے۔

ضامن بے چینی سے انتظار کر رہا تھا رمشا کے مسج کا۔ کتنے دن ہو گئے تھے اس دشمن جاں کو دیکھے ہوئے۔

کچھ دیر بعد اسے والٹ ایپ مسج کی ٹون سنائی دی اس نے تیزی سے مسج اوپن کیا تو رمشا اور ہالہ کی تصویر نظر آئی۔ لائٹ لیمن اور فیروزی ڈریس میں وہ ہمیشہ کی طرح اسکے دل کی دنیا تھہ وبالا کر گئی تھی۔

میسنگ یوسوئیٹ ہارت ٹیر بلی۔ "کتنے ہی اسکی سنگت میں گزرے یاد گار لمحے اسکی نظر وہ کے آگے سے" گزرے۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

"یار تجھ سے زیادہ بے مرمت دوست نہ دیکھنے سنا" ضامن نے اسفند کو کال کی جو اپنی شادی کی چھٹیاں لے کر "گھر گیا ہوا تھا۔ ایک دن بعد مہندی تھی۔

"اگلی بکواس کر" اسفند کا دماغ بھی ہالہ والی بات پر تپا ہوا تھا۔"

"یار بس کر اب کیا سب کے ساتھ ساتھ تجھ سے بھی معافی مانگوں۔ وہ سب شدید محبت میں ہو گیا تھا" ضامن نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی۔

بیٹا اگر محبت میں ایسا کیا تھا تو پھر رخصتی کے بعد ہم ہالہ کو نیل و نیل ہی دیکھیں گے۔ "اسفند کے طنز پر وہ" بمشکل اپنا قہقہہ روک سکا۔

اچھا یار تو بس میرا اپنی شادی میں آنے والا معاملہ بحال کرو اڈیڈی نے تو سختی سے مجھے منع کیا ہے کہ میں "تیری شادی میں نظر نہ آؤں

خیر تجھ سے پھٹے اپنی جگہ مگر تیرے بغیر تو میں نکاح کے پیپر زپر سائنس نہیں کروں گا۔ "اسفند کی محبت پر" اسے فخر ہوا۔

"تھینکس بڈی، مگر علاقہ غیر میں یہ خبر نہ پہنچے"

ضامن تو کتنا ذرا تا ہے ہالہ سے ۔۔۔ ہاہاہا "اسفند کی ہنسی نے اسے تپایا۔"

"بیٹا کچھ دن بعد تجھ سے پوچھوں گا"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہیلو یار میں ایک ڈریس بھیج رہا ہوں پلیز کسی بھی طرح ہالہ نے مہندی کی رات یہی پہننا ہو۔ یہ تم پر فیپینڈ کرتا" ہے کہ تم نے اسے کیسے منانا ہے"۔

ضامن کے تیج نے سمیعہ کو اچھا خاصا پریشان کیا۔

بھائی خور تو مجنوں بنے ہو مجھے کس بات کی سزادے رہے ہو" رمشانے بے چارگی سے سوچا۔"

شام میں رمشانے ایک پارسل موصول کیا۔

"بھا بھی آپ سے ایک ریکوئیسٹ کرنی ہے پلیز مانیں گی"

سمیعہ پارسل لے کر ہالہ کے پاس آئی۔

ہاں سوئیٹ کیوں نہیں" ہالہ نے پیار سے اسے کہا۔ دونوں اس وقت رمشانے کے ہی روم میں تھیں۔"

میں نے نیٹ پر ایک ڈریس دیکھا تھا۔ مجھے بہت اچھا لگا اور میں نے آپکے لئے آرڈر دے دیا میری وش ہے کہ آج آپ یہی پہنیں۔" رمشانے محبت سے اسے کہا۔

اوہ ڈیر تھینک یو۔ مگر اب اسک کیا کروں جو کل ہم لے کر آئے تھے۔" اس نے بے چارگی سے کہا۔"

اچھا چلو دکھاو یہی پہنوں گی۔ خوش" اس نے محبت سے اسے کہا۔"

"اوہ تھینک یو۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

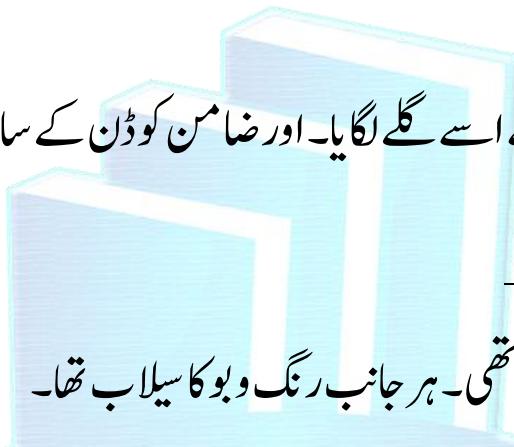
ہالہ نے پیلینگ کھولی تو اس میں بہت ہی سٹاٹش، او لیو گرین اور اونچ اور ریڈ کے رنگوں کے امترانج کا غرارہ اور لانگ شرٹ پر نفیس مگر ہیوی کام ہوا تھا۔

یہ تو برائیڈل ڈریس لگ رہا ہے "ہالہ نے الجھتے ہوئے کہا۔"

"پلیز بھا بھی"

"اوکے اوکے"

ہالہ کے مان جانے پر اس نے محبت سے اسے گلے لگایا۔ اور ضامن کو ڈن کے ساتھ و کٹری کا نشان بھیجا۔



یہ اسفند کی مہندی کے فنکشن کی بات تھی۔ ہر جانب رنگ و بو کا سیلا ب تھا۔

سوائے ہالہ کے سب کو بتایا جا چکا تھا ضامن آرہا ہے اس فنکشن میں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ئے سوٹ میں کسی ریاست کی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ لمبے گھنے بال کھلے ہالہ ضامن کے بھیجے ہو ہوئے، خوبصورتی سے کئیے گئے میک اپ میں، نازک سی جیولری پہنے، ماتھے پر ایک سائیڈ پر جھومر لگائے یہاں سے وہاں پھر رہی تھی۔

سارا فنکشن اسفند کی گھر کے لان میں ارتنج کیا گیا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

پہلے لڑکے والوں نے مہندی لانی تھی پھر لڑکی والوں نے چونکہ کمباٹن فنکشن تھا سو دونوں سائیڈز نے باری باری آناڈی سائیڈ کیا۔

عاصم صاحب اور رضا من کی مدرسے فخر سے ہالہ کا تعارف اپنی بہو کی حیثیت سے سب میں کرواچکے تھے۔

ہالہ سمیعہ کی بہن کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ سوجب لڑکے والے تھال اٹھائے مہندی لے کر آئے تو ہالہ انکوریسیو کرنے میں انٹرنس کے اینڈ پر سمیعہ کے گھر والوں کے ساتھ کھڑی تھی۔ اسفند کی بہنیں اور کمز نز مہندی کے تھال پکڑے آگے تھیں جبکہ لڑکے کو اسکے دوستوں نے لانا تھا۔

ہالہ پھولوں کے تھال پکڑے کھڑی تھی۔ جیسے ہی اسفند کی کمز نز مہندی لے کر اندر آگئیں تو انکے پیچھے دس ہیوی بائیکس پہ اسفند کے کمز نز نے پہلے انٹری دی۔

سب لڑکے وائٹ شلوار قمیض پر ڈفرنٹ کلر زکی واسکٹس پہنے گا گزر گائے ہوئے تھے۔

سب نے اس منظر کو انجوائے کیا اور چیخیں اور تالیاں بجا کر لڑکے والوں کی اپسی انٹری کو ایپریشیٹ کیا۔

آخر میں دو ہیوی بائیکس تھیں جن میں ایک پہ اسفند اور دوسری ہیوی بائیک پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر ہالہ کو لاگا اسکے چاروں جانب روشنیاں بھر گئیں ہوں۔

دل کے کسی کونے میں بہت شدید خواہش تھی اس ستم گر کو آج دیکھنے کی۔

وائٹ شلوار قمیض پر الیو گرین واسکٹ پہنے گا گزر گائے وہ بھی کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنی بائیک بالکل ہالہ کے پاس روکی اور پھر اس سے اتر کر اسے نظر بھر کر دیکھا۔

ہائے ماں لیدی " ملکے سے اسکے پاس سے گزرتے ہوئے وہ بولا

جبکہ ہالہ تو ابھی تک اس ساحر کی مسکراہٹ کے سحر سے نہیں نکل پائی تھی۔

جس قدر وہ ہرٹ ہوئی تھی ابھی اتنی جلدی وہ اسکو معاف کرنے کے حق میں نہیں تھی۔

وہ اسٹیچ کے پاس کھڑی مٹھائی کی چیزیں ارتنج کرتی اسٹیچ پر پہنچا رہی تھی کہ اسکے واٹس ایپ میسج کی ٹون آئی۔

اس نے میسج اوپن کیا تو ضامن کا میسج تھا۔

"وانا ٹیک یو ٹونا تھا ٹو آپلیس ویر نوون کڈ سی اس اینڈ آئی کڈ ٹیل یو ہاؤ مج آؤ لو یو" اور ساتھ ڈھیر سارے " ہارٹس اور کسنگ اموجی تھے۔ ہالہ کے گال دھک اٹھے اس نے غیر اختیاری طور پر جو نبی نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ تو اسٹیچ پر اسفند کے ساتھ بیٹھے ضامن سے نظر ملی جو اسکے بلشنگ فیس کو دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی طرف دیکھتے پایا تو اپنی شراری مسکراہٹ سمیت اسے آنکھ ماری۔ ہالہ نے بے اختیار رخ پھیر کر اپنے دھڑ دھڑ کرتے دل کو سنبھالا۔

مہندی کی رسم کے بعد جیسے ہی گروپ فوٹوز کا سلسلہ شروع ہوا اسفند نے عاصم صاحب اور انکی فیملی کو آنے کو کہا۔

عاصم صاحب اور انکی بیگم سمیعہ اور اسفند کے ساتھ صوفیوں پر بیٹھ گئے۔ جبکہ ہالہ اور رمسنا صوفی کے پیچھے چلی گئیں۔ ہالہ نے شکر کیا کہ ضامن نہیں تھا وہاں۔ مگر یہ شکر تھوڑی دیر کا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی فوٹو گرافر پکھر لینے لگا اسفند نے اسے روک کر ادھر ادھر دیکھا کہ دائیں طرف سے ضامن آتا دکھائی دیا۔

ہالہ جز بزر ہوئی جب ضامن اسکے دائیں طرف آیا کیونکہ اسکے بائیں طرف رمشا کھڑی تھی۔

ابھی فوٹو گرافر تصویر لینے ہی والا تھا کہ ہالہ کو اپنی کمر پر ضامن کا ہاتھ سر سرا تا محسوس ہوا۔ اسکی تو سانس سینے میں اٹک گئی۔

بھا بھی پلیز تھوڑا سا سماں کریں۔ "فوٹو گرافر بھی انکا جانے والا تھا جس کو پتہ تھا کہ ہالہ ضامن کی منکوحہ ہے۔"

ہالہ نے ایک عضیلی نظر ضامن پر ڈالی جو سامنے دیکھتا شراری انداز میں مسکرا رہا تھا۔

ہالہ نے ایک سیکنڈ میں کچھ سوچا اور اپنا پاؤں اندازے سے آگے کر کے اپنی ہیل کے نیچے ضامن کا پاؤں زور سے دبایا۔

ضامن یکدم چیخنا اور ہالہ نے فوراً پاؤں کھینچ کر منہ نیچے کر کے اپنی ہنسی کنٹروں کی۔

کیا ہوا "سب نے یکدم پریشانی سے پوچھا۔"

"نہیں وہ پاؤں پہ کچھ کاٹا ہے"

"اسفند پریشانی سے کھڑا ہوا دکھاو"

"ارے کچھ نہیں ہوا بیٹھ تو"

اسے بٹھا کر اب کی مرتبہ ضامن نے تمیز سے فیملی پکھر لی۔

کھانے کے بعد رہشاہالہ کے پاس آئی۔

"بھا بھی وہ اوپس انکل باہر گاڑی میں بیٹھے ہیں کہ رہے ہیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

تو کیا وہ جارہے ہیں" ہالہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

شاید، آپ جلدی سے جائیں" ہالہ تیزی سے اپنا لہنگا اٹھائے باہر آئی۔ ابھی وہ گلی میں نکل کر انکی گاڑی ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک ہاتھ نے اسکا ہاتھ تھا مگر اس نے ڈر کر دیکھا تو وہ ضامن تھا۔ جو اسے لئیے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

کیا کر رہے ہیں کہاں لے جا رہے ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ۔ "وہ اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔"

جو خاموشی سے اسے لئیئے گاڑی میں بٹھا کر تیزی سے ڈرائیورنگ سیٹ کی جانب آیا مبادا کہ وہ لاک کھول کر اترتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بیٹھتے ساتھ ہی وہ زن سے گاڑی بڑھا لے گیا۔

آپ لاک کھول رہے ہیں یا میں شور مچاؤں۔ "ہالہ کو سمجھ آگئی تھی کہ جب تک ضامن لاک نہیں کھولے گا" اسکی سائیڈ کا دروازہ نہیں کھلے گا۔

وہ تنک ہار کر بیٹھ گئی۔ ضامن خاموشی سے کوئی نمبر ملارہا تھا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہیلو! میرے اماں ابا کو بتا دینا کہ ہالہ کی رخصتی ہو گئی ہے۔ اس وقت وہ اپنے میاں کے ساتھ اپنے گھر جا رہی ہے "اور وہاں سے ڈائریکٹ اسکے بیڈ روم" ضامن کی بات سن کر اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوئے۔

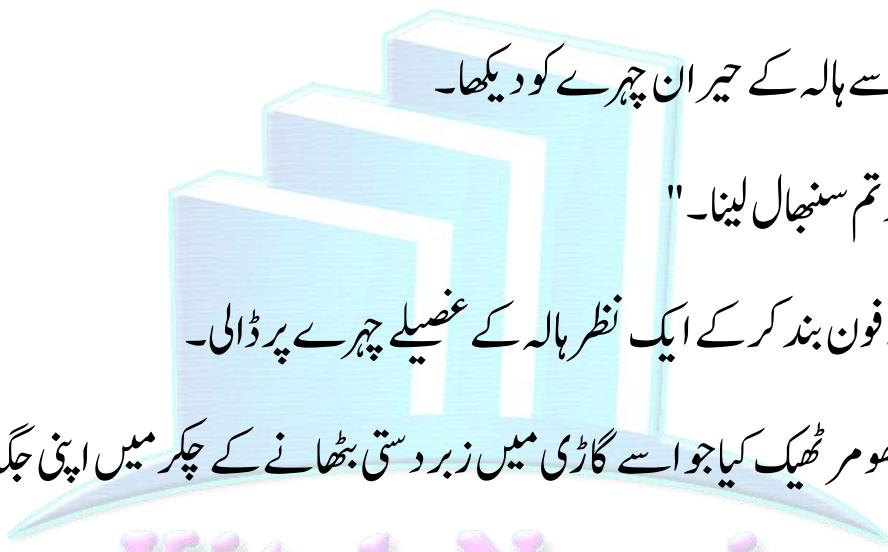
ہاہاہا! آنکھورس میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کے مجھ سے پہلے تو پیور شادی شدہ کھلائے۔ ایویں تو آج کا ڈریس "نہیں بھجوایا تھا۔ دلہن بننا کر رہی اسے اپنے روم میں لے کر جانا تھا" ضامن تو آج اسے شاکس پہ شاکس دینے پہ تلا ہوا تھا

اس نے کن اکھیوں سے ہالہ کے حیران چہرے کو دیکھا۔

"چل اب باقی سب کو تم سنبھال لینا۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر کے ایک نظر ہالہ کے غصیلے چہرے پر ڈالی۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اسکا جھومر ٹھیک کیا جو اسے گاڑی میں زبردستی بٹھانے کے چکر میں اپنی جگہ سے ہٹ گیا تھا۔



Kitab Nagri

دھیان سے گاڑی چلانیں جس گولڈن نائٹ کے چکر میں یہ ساری پلینگ کی ہے نہ ایکسیڈنٹ کراکر کیں اس " سے محروم نہ ہو جائیں۔

ہاہاہا! اسکی جلی کٹی بات نے ضامن کو قہقہے لگانے پہ مجبور کیا۔

کسی بھول میں مت رہنے گا۔ میں اتنی آسانی سے آپکو اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔ "اس" نے غصے سے ضامن کو گھورا۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

آہا۔۔۔ دشمنی کا کھلم کھلا اعلان "ضامن اسکے لمحے سے مخطوط ہوا۔"

گھر آتے ہی گاڑی اندر لے جا کر اس نے ہالہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور ایک مرتبہ پھر آج اسے کوئی موقع دیئے بغیر اپنے بازوں میں اٹھایا۔

ضامن چھوڑیں میں چلی جاؤں گی" وہ اسکے سینے پر مکے مارتے ہوئے چلائی۔ ضامن نے جھک کر اسکی غصے سے لال ہوتی پیاری سی ناک کی ٹپ پر کس کیا۔ اور بس یہیں اسکی بولتی بند ہو گئی۔

کمرے میں لا کر اسے بیڈ پر بٹھاتے ضامن نے پلٹ کر کمرے کے دروازے کو لاک کیا۔

ہالہ کی توحالت غیر ہورہی تھی۔

وہ اسکے سامنے دوزانوبیڈ کے پاس بیٹھا اور اسکی گود میں سر رکھ دیا۔

آیم ایکسٹریمکلی سوری فاراتج اینڈ ایونی تھنگ۔ میں نے آپ پے ہاتھ اپنی محبت کی انتہا میں اٹھایا تھا۔ میرے لئے یہ تصور ہی اتنا جان لیوا تھا کہ کوئی آپ کاد عوے دار بن کر میرے پاس آئے اور وہ کہتے ہیں نہ کہ محبت اندھی ہوتی ہے اور آپ کو پتہ ہے عشق انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ اور آپ سے میں نے عشق کیا تھا۔ پھر بھی میں اس سب کے لئے معافی مانگتا ہوں جتنا مارنا ہے مجھے مار لیں مگر مجھ سے یہ دوری والی بات مت کریں میں نے یہ دن بہت تکلیف میں گزارے ہیں پلیز ہالہ۔۔۔ "ضامن ابھی بات کر رہا تھا کہ ایک آنسو کا قطرہ اسکے بالوں پر گرا۔

یکدم اس نے سر اٹھایا تو دوسرا طرف برسات شروع ہو چکی تھی۔

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

ہالہ میری جان" وہ بے اختیار اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا اور اسے بانہوں میں لینا چاہا کہ اس نے روتے ہوئے غصے سے اسکے ہاتھ جھٹکے۔

ئے بولی۔ مت ہاتھ لگائیں مجھے۔ "وہ روتے ہو"

ضامن نے زبردستی اسے کھینچ کر اپنے بازوؤں میں بھینچا اور اسکے بالوں پر، ماتھے پر بوسے دیئے۔

اتنی تکلیف آپکے تھپڑ سے نہیں ہوئی تھی جتنی آپکی بے اعتباری نے دی تھی۔ "اسکے سینے پر سر رکھے وہ روتے ہوئے شکوئے کر رہی تھی۔

ویری سوری" "مجھے لگا میں تپتی دھوپ میں کھڑی ہو گئی ہوں۔ آپ تو میری چھاؤں ہیں۔ میر اس سے قیمتی رشتہ اگر آپ ایسے کریں گے تو میں کہاں جاؤں گی۔" رورو کروہ دل کی بھڑاس نکال رہی تھی اور ضامن کے لئے اسے سمیٹنا مشکل ہو رہا تھا۔

آئندہ ایسے نہیں ہو گا۔" ضامن کے لفظوں پر وہ یقین لے آئی۔"

پھر یکدم کچھ یاد آنے پر پیچھے ہوئی۔ ضامن نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ نے اس رات زمان کے ساتھ ڈرل سے کیا کیا تھا"

ہالہ پلیز ڈونٹ ٹاک اباٹ اینی ون ایمس۔" ضامن نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔"

پلیز بتائیں نہ۔ نہیں تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔" اس نے ضامن کو دھمکی دی۔"

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

یہ فرست اور لاسٹ ٹائم بتارہوں ادروائز ہم اپنے مشن اور پروفیشنل لائف سے متعلق باتیں اپنے گھر " والوں کو بھی نہیں بتاتے۔

"وہ مشن پر سنل بھی تھا اور اس سے بدلہ آپ نے اپنے پر سنل کنسنر کی وجہ سے لیا تھا۔"

ہاں یہ صحیح ہے، جب میں نے آپکا چہرہ دیکھا تو آئی کانٹ ٹیل یو مجھ پر کیا قیامت ٹوٹی تھی لہذا میں نے ان "ہاتھوں میں اتنے سوراخ کئے تھے کہ وہ ہاتھ آئندہ اٹھنے کے قابل نہ رہیں

افضامن آپ کتنے خوفناک ہیں" وہ حیرت سے بھٹی آنکھوں سے اسکی بات سنتی اس سے پیچھے سر کی۔

میں اس سے بھی دہشتناک ہو جاؤں گا اگر اب آپ مجھ سے دور ہوئی۔ اسی لئے نہیں بتارہا تھا۔ "اس نے ہالہ کو دھمکی دی۔

اسکے تو مجھ پر اٹھنے والے ہاتھوں کے ساتھ تو یہ سلوک کیا اور آپ نے جو مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا اسکا کیا" ہالہ نے " اسے جتایا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اضامن نے اسکے آگے اپناوہی ہاتھ پھیلایا۔

"آپکی مرضی جو سلوک کرنا چاہیں کریں میں اف تک نہیں کروں گا۔"

اپنی اسی جان لیوا مسکراہٹ سے اس نے ہالہ کو دیکھا۔

ہالہ نے ایک نظر اسکی آنکھوں میں جہان کا جہاں ہر طرف بس وہی تھی۔

/ اس نے دھیرے سے اسکے ہاتھ کو تھام کر اس پہ اپنے لب رکھے پھر اپنے گال سے مس کرتے ہوئے بولی

Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

یہ ہاتھ تو میرے نجات دہندا ہیں "ضامن نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا اور پھر اسے اپنی محبت کی بارش " - میں بھگونے لگا

ThE_EnD



Tere Mere Darmiyan novel by Ana Ilyas

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آگر آپ ہماری ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک چج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com